ژ

س

سو
ستار
سنگ
سِل
سلطان
سیرت
سبزہ زار
سِتار
سماعت
سعادت
سربلندی

ش

شفاعت
شجر
شرین
شان وشوکت
شرم وحیا
شرف
شادابی
شکست

ص

صبح وشام
صاحبزادی
صالح

ض

-

ط

طیُور

ظ

-

ع

عابد
عمل

غ

غلّہ

ف

فطرت
فضا
فرش
فطانت
فاتح

ق

قُطر
قریش

ک

کائنات
کان
کوہسار
کھوج
کامرانی

گ

گہر
گمراہ
گٹّے
گگن
گام

ل

-

م

مطہرہ
متین
متاثر
مربع
معمار
مرمّت
متقی
منظّم
مظہر
مبہم
محکمہ
مُضر
مسلسل
مراسلہ

ن

نیلم
نمود
ناظم

و

وسیلہ
واقف کار

ہ

-

ی

-

ے

یادآوری

©KTBS
Not to be republished

اکائی	سبق
V	11

دُعا

اشارے:

دُعا کے لفظی معنی اللہ سے التجا کرنے اور مانگنے کے ہیں۔ دراصل دُعا بھی ایک عبادت ہے۔ انسان اور دیگر مخلوقات اللہ کی ثنا خوانی کرتے ہیں، اُس کی خوبیاں بیان کرتے اللہ سے بہت ساری نعمتیں طلب کرتے اور اپنی آرزوؤں کو پورا کرنے کی اِلتجا کرتے ہیں۔

انسان اپنے لئے ہی نہیں اوروں کے لئے بھی دُعا کرتا ہے۔ مثلاً: پیغمبر اپنے امتی کے لئے، والدین اپنی اولاد کے لئے، اولاد اپنے والدین کے لئے، اُستاد اپنے شاگرد کے لئے اور شاگرد استاد کے لئے، بیوی شوہر کے لئے، شوہر بیوی کے لئے اور ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے دُعا مانگتے ہیں۔

زیر مطالعہ نظم میں اپنی قوم، وطن اور خود کے لئے مانگی گئی علامہؔ اقبالؔ کی اس دعا کو عالمگیر شہرت حاصل ہے۔

یارب دلِ مسلم کو وہ زندہ تمنّا دے
جو قلب کو گرما دے، جو رُوح کو تڑپا دے

پھر وادیٔ فاراں کے ہر ذرّہ کو چمکا دے
پھر شوقِ تماشا دے، پھر ذوقِ تقاضا دے

©KTBS Not to be republished

محرومِ تماشا کو پھر دیدۂ بینا دے
دیکھا ہے جو کچھ میں نے اوروں کو بھی دکھلا دے

بھٹکے ہوئے آہوکو پھر سوئے حرم لے چل
اس شہر کے خوگر کو پھر وسعتِ صحرا دے

پیدا دلِ ویراں میں پھر شورشِ محشر کر
اس محملِ خاکی کو پھر شاہدِ لیلیٰ دے

بے لوث محبت ہو بے باک صداقت ہو
سینوں میں اُجالا کر دل صُورتِ مینا دے

©KTBS Not to be republished

الفاظ ومعنی:

تمنّا = آرزو، خواہش
خوگر = عادی، جسے عادت پڑ گئی ہو
بےلوث = خالص، بغیر کسی ملاوٹ کے
صداقت = سچّائی

مُرکّب الفاظ:

زندہ تمنّا = سلگتی ہوئی آرزو
شوقِ تماشا = نظارے کا شوق، آرزو

ذوقِ تقاضا	=	طلب کی خواہش، مانگنے کی آرزو
دیدۂ بینا	=	دیکھنے والی آنکھ
سوئے حرم	=	خانہ کعبہ کی جانب، اللہ کے گھر کی جانب
وسعتِ صحرا	=	ریگستان کی چوڑائی، ریگستان کا پھیلاؤ
دلِ ویراں	=	برباد دل، اجڑا ہوا دل
شورشِ محشر	=	قیامت کا ہنگامہ
محملِ خاکی	=	مٹی کی محمل مراد انسان کا دل ہے، اونٹ کا ہودہ
شاہدِ لیلیٰ	=	لیلیٰ کا محبوب
صورتِ مینا	=	مراد دل کو خوبصورت بنانا

زیرِ اِضافت:

دو یا دو سے زیادہ الفاظ کو ملانے کے لئے استعمال کی جانے والی زیر کو، زیر اضافت کہتے ہیں، جس سے مرکبّ لفظ بنتا ہے۔ یہ زیر دراصل 'کا' 'کی' اور 'کے' کے معنوں میں استعمال ہوتی ہے۔

مثلاً: شوقِ تمنّا، ذوقِ تقاضا
دلِ مسلم ، وسعتِ صحرا
شورشِ محشر، محملِ خاکی
شاہدِ لیلیٰ ، صوُرتِ مینا

جس لفظ کا آخری حرف 'ہ' یا 'ی' ہو وہاں اضافت کے لئے ہمزہ (ء) استعمال ہوتا ہے۔
جیسے: دیدۂ بینا، وادیٔ فاراں وغیرہ۔ بقیہ حروف کے ساتھ زیر اضافت ''زیر'' ہی استعمال ہوتی ہے۔

ذومعنی الفاظ:

تماشا = نظارہ
تماشا = کھیل، سیر وتفریح

©KTBS Not to be republished

تقاضا = طلب، مانگ   تقاضا = خواہش

اور = علاوہ   اور = دوسرا

شاہد = گواہ   شاہد = خوبصورت،محبوب

ان سوالوں کے دو یا تین جملوں میں جواب لکھئے:

۱) پہلے شعر میں شاعر کیا دعا مانگ رہا ہے؟

۲) دوسرے شعر میں شاعر کس چیز کی تمنّا کر رہا ہے؟

۳) دیدۂ بینا کی ضرورت کس لئے ضروری ہے اور کیوں؟

۴) شاعر سوئے حرم جانے کی تمنّا کیوں کر رہا ہے؟

۵) بے باک صداقت سے کیا مُراد ہے؟

II (الف): واحد کی جمع اور جمع کی واحد لکھئے:

دِل، ارواح، قلب، تماشا، صداقتیں، ذرّہ، صحرا، ویرانیاں

(ب): جِدول میں چند الفاظ دئے گئے ہیں، ان میں مذکر اور مونث علاحدہ کریں:

لیلیٰ	ذرّہ	روح	آہ	حرم
دل	صورت	محشر	اُجالا	وسعت

©KTBS
Not to be republished

(ج) اضداد لکھئے۔

زندہ × ....

گرم × ....

بینا × ....

محبت × ....

صحرا × ....

اجالا × ....

ویراں × ....

شہر × ....

(د) غیر متعلق الفاظ کو علاحدہ کیجیے۔

۱)	سبزہ،	صحرا،	گلشن،	پھول
۲)	آرام،	نیند،	دولت،	خواب
۳)	طلباء،	والدین،	کتاب،	اساتذہ
۴)	کفر،	نماز،	روزہ،	حج
۵)	اسکول،	پروفیسر،	کالج،	یونیورسٹی

III (الف) الفاظ کی صحیح ترتیب سے مصرعے درست کیجئے۔

۱) تڑپا کو روح قلب دے جو کو گرما دے جو۔

۲) تماشا بینا دیدۂ محروم دے کو پھر

۳) صحرا خو گر کو شہر اس وسعت کے پھر دے۔

۴) کر محشر شورش پیدا میں ویران دل پھر

۵) صداقت ہو بے لوث محبت ہو بے باک

©KTBS
Not to be republished

(ب): مناسب جوڑ سے شعر مکمل کیجئے۔

(الف)	(ب)
۱) پھر وادیٔ فاراں کے ہر ذرہ کو چمکا دے	a) جو قلب کو گرما دے جو روح کو تڑپا دے
۲) محروم تماشا کو پھر دیدہء بینا دے	b) اس شہر کے خوگر کو پھر وسعت صحرا دے
۳) یا رب دل مسلم کو وہ زندہ تمنّا دے	c) سینوں میں اجالا کر دل صورت مینا دے
۴) بے لوث محبت ہو بے باک صداقت ہو	d) پھر شوق تماشا دے پھر ذوق تقاضا دے
۵) بھٹکے ہوئے آہو کو پھر سوئے حرم لے چل	e) دیکھا ہے جو کچھ میں نے اوروں کو بھی دکھلا دے

(ج): کناروں پر لکھے ہوئے حروف اور دائرہ میں لکھے "ل" کو ملا کر بامعنی الفاظ بنائیے۔

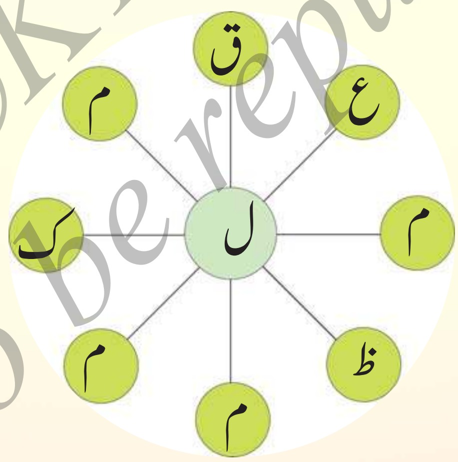

(د): اِن الفاظ میں استعمال شدہ حروف کی مدد سے زیادہ سے زیادہ الفاظ بنائیے۔

۱) ارجمند = ا+ر+ج+م+ن+د

۲) دکاندار = د+ک+ا+ن+د+ا+ر

۳) ایمانداری = ا+ی+م+ا+ن+د+ا+ر+ی

©KTBS Not to be republished

IV (الف): چوکور کے ذریعہ نیچے دئے گئے الفاظ کی جدول میں نشاندہی کیجئے۔ ان الفاظ کو آپ اُوپر سے نیچے، نیچے سے اوُپر، دائیں، بائیں کہیں بھی تلاش کر سکتے ہیں۔ آپ کی مدد کے لئے دو نشانیاں لگائی گئی ہیں۔

ش	و	ر	ش	و	ت
ا	ع	ج	م	ز	ہ
د	م	ا	م	ی	ا
ا	گ	ر	ل	ن	ر
ب	ر	ک	ت	ہ	ا

مثال: جمنا، رمز

امرت، برکت، شورش، رشوت، زینہ، عجم، شاداب، مگر،
راج، مزہ، دمام، میر، تنا، رمی، گام

(ب) اِن جملوں کا انگریزی زبان میں ترجمہ کیجئے:

۱) لال باغ بنگلور میں ہے۔

۲) زویا بہت خوبصورت لڑکی ہے۔

(ج) اِن جملوں کا ترجمہ کنڑ زبان میں کیجئے:

1. Taj Mahal is very beautiful.
2. Rose is a beautiful flower

©KTBS Not to be republished

(د): روزمرّہ کے اِن جملوں کا صحیح اردو میں ترجمہ کیجئے ۔

۱) سب دوستاں اچھے کرکو کیسا بولتیں؟

۲) مسجد میں آجکل نمازیاں زیادا چ آ ریں۔

۳) لوگاں کا ٹیکو ایتیا جھوٹ بولتیں کی مالوم نئیں۔

۴) جھاڑ پو باندرا بہوتیچ اُچھل رائے۔

ضمنی مضمون:

اس نظم کو پڑھئے اور پوچھے گئے سوالوں کے جواب لکھئے:۔

علم ایک ایسی دولت ہے

کوئی بانٹ نہ اُس کو پائے کوئی چھانٹ نہ اُس کو پائے
ہر سو اس کی دھاک ہے ایسی کوئی ڈانٹ نہ اُس کو پائے
علم ایک ایسی دولت ہے

اس سے ادنٰی ہوتا اعلٰی ہوتا ہے پست اس سے بالا
چاہے گورا ہو یا کالا اس سے بنتا وہ رکھوالا
علم ایک ایسی دولت ہے

اس سے مت رہنا تم کھینچے رکھتا ہے جو اس کو بھینچے
آگے سب اس کے پیچھے ہر اونچائی اُس کے نیچے
علم ایک ایسی دولت ہے

©KTBS Not to be republished

علم ہے خاص انعامِ قدرت نہیں ہے بڑھ کر اُس سے نعمت
اس سے ہے سب شان و شوکت اس سے عظمت ہے اور شہرت
علم ایک ایسی دولت ہے

اس دولت کو پاؤ بچو آپس میں پھیلاؤ بچو
اونچا نام کماؤ بچو سب کو یہ بتلاؤ بچو
علم ایک ایسی دولت ہے

عؔطا عابدی

سوالات:

۱) علم کی دھاک کیوں کر ہے؟
۲) پست اور اعلیٰ پر علم کا کیا اثر پڑتا ہے؟
۳) علم سے کیا کیا چیزیں پائی جا سکتی ہیں؟

☆☆☆

©KTBS Not to be republished

اکائی
VI

سبق
12

مولانا ابوالکلام آزادؔ

©KTBS
Not to be republished

اشارے:

کامیاب زندگی گزارنے کے لئے انسان کا با اُصول ہونا نہایت ضروری ہے۔ اُصولوں کا تعّین انسان کے مقصد حیات پر مبنی ہوتا ہے۔ ہر شخص کی اپنی پسند ہوتی ہے۔ کسی کو دولت کی چاہ ہوتی ہے۔ کوئی شہرت کی بلندیوں پر پہنچنا چاہتا ہے۔ کوئی علم کا دیوانہ ہوتا ہے تو کسی اور کو سماج میں اعلیٰ ترین مقام کے حصول کی خواہش ہوتی ہے۔ لیکن جذبہ حبُ الوطنی سے سرشار، ایثار و قربانی سے لبریز انسانوں نے تاریخ کے اوراق میں ہمیشہ کے لئے اپنا نام سنہری حروف میں درج کر والیا ہے۔ ایسی ہی شخصیات دراصل قائدانہ صلاحیتوں کی حامِل ہوتی ہیں۔

زیرِ مطالعہ مضمون میں ایسی ہی ایک عظیم شخصیت، مولانا ابوالکلام آزادؔ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کا مختصراً جائزہ لیا گیا ہے۔

آزاد ہندوستان کے پہلے وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزادؔ کا شمار دُنیا کی عظیم شخصیتوں میں ہوتا ہے۔ ان کا نام نہایت ادب واحترام سے لیا جاتا ہے۔ وہ قوم کے ایک سچّے قائد، آزادی کے نڈر علمبردار، بے باک قومی رہنما، بے مثال عالم دینِ، ادیب، نقّاد، صحافی، مقرّر، مدُبرّ، مترجم، مجاہد آزادی اور قوم کے مصلح تھے۔

مولانا ابوالکلام آزادؔ کا نام محی الدین احمد، تخلص آزادؔ اور کنیت ابوالکلام تھا۔ آزاد 11 نومبر 1888ء کو مکہّ معظّمہ میں ایک تعلیم یافتہ مذہبی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام خیر الدین تھا۔ اُن کی والدہ ایک نیک اور معزّز خاتون تھیں۔

مولانا آزادؔ کی ابتدائی تعلیم والد کی نگرانی میں گھر پر ہی ہوئی۔ وہ بہت ذہین تھے۔ بارہ تیرہ برس کی عمر ہی میں عربی، فارسی، اردو اور انگریزی زبانوں پر مہارت حاصل کرلی۔ کم عمری ہی میں مضامین لکھنا اور ترجمہ کرنا شروع کردیا۔ آزادؔ کو بارہ برس کی انتہائی کم عمری میں ''المصباح'' نامی علمی وادبی رسالے کا مدیر ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اس کے بعد ندوۃ العلماء کے رسالے ''الندوہ'' کے مدیر مقرر ہوئے۔ آزادؔ اپنی علمی قابلیت اور زبان دانی کی بنا پر ابوالکلام کہلائے۔

مولانا ابوالکلام آزادؔ کو سر سیّد احمد خان اور مولانا شبلی نعمانی سے بڑی عقیدت تھی۔ وہ ہندوستان کے عظیم قائدین جیسے مہاتما گاندھی، پنڈت جواہر لال نہرو، محمد علی جنّاح، سردار ولبھ بھائی پٹیل، انگریز گورنر جنرل لارڈ ماؤنٹ بیٹن وغیرہ سے بہت متاثر تھے۔

مولانا آزادؔ کی غیر معمولی صلاحیتوں کی بنا پر انہیں 35 سال کی کم عمری میں انڈین نیشنل کانگریس کا صدر بنایا گیا۔

مولانا ابوالکلام آزادؔ نے ملک وقوم کی خدمت کو اپنی زندگی کا مقصد بنالیا تھا۔ انہوں نے قوم میں جذبہ آزادی کے ساتھ ساتھ سیاسی، سماجی اور مذہبی بیداری پیدا کی اور علمی وادبی ذوق کو نکھارا، قوم میں اتحاد اور اتفاق قائم کیا۔

©KTBS Not to be republished

مولانا ابوالکلام آزاد کی تحریر وتقریر دونوں ہی دلوں کو متاثر کرتی تھی۔انھوں نے پندرہ سال کی عمر میں پہلی تقریر کی۔مولانا آزاد نے رسالوں میں مضامین کے علاوہ بہت ساری کتابیں لکھیں۔احسن الاخبار،لسان الصدق، وکیل، پیغام، الہلال، البلاغ جیسے موقر اخباروں اور رسالوں کے مدیر رہے۔''الہلال'' مولانا ابوالکلام آزاد کا شاہکار ہے جس کی مثال آج تک اردو کا کوئی اخبار پیش نہیں کر سکا۔

مولانا ابوالکلام آزاد کئی علوم سے واقف تھے۔جس موضوع پر بھی گفتگو کرتے ،ایسا معلوم ہوتا تھا کہ بس وہ اُسی کے ماہر ہیں۔طِب ہو کہ فِقہ ،قرآن ہو کہ تاریخ، یہاں تک کہ فنِ موسیقی پر سیر حاصل بحث کرتے اور سننے والا ان کا گرویدہ ہو جاتا،مولانا آزاد نے غضب کا حافظہ پایا تھا۔

مولانا آزاد نے انگریزوں کا ہر قدم پر ڈٹ کر مقابلہ کیا۔

مولانا ابوالکلام آزاد ملک کی تقسیم کے سخت مخالف تھے۔جنگِ آزادی میں گاندھی جی کا ہمیشہ ساتھ دیا۔اولیّن وزیر تعلیم کی حیثیت سے ملک میں ایسا عمدہ تعلیمی نظِام نافذ کیا جو تاریخ ہند میں سنہری حروف میں لکھا جائے گا۔

مولانا ابوالکلام آزاد وقت کے سخت پابند تھے۔ہمیشہ صُبح چار بجے اُٹھتے ،خود چائے بناتے۔تہجد اور فجر کی نماز کے بعد صبح تک قرآن مجید کی تلاوت کرتے ،ناشتہ کرتے ،پھر لکھنے پڑھنے میں مشغول ہو جاتے۔ ان کے اس معمول میں کبھی کوئی تبدیلی نہیں آئی۔

مولانا ابوالکلام آزاد کا انتقال 22 فروری 1958 کو دِلّی میں ہوا۔آپ کا مزار دِلّی کی جامع مسجد کے قریب واقع ہے۔آپ کا یوم پیدائش، 11 نومبر ہر سال ''قومی یومِ تعلیم'' کے بطور منایا جاتا ہے۔

اَلفاظ و معنی:

قائد	=	رہنما، لیڈر
نڈر	=	دلیر، بہادر
رہنما	=	رہبر، راستہ بتلانے والا

©KTBS Not to be republished

نقاد	=	پرکھنے والا، اچھے اور بُرے کی تمیز کرنے والا
صحافی	=	اخبار نویس
مُقرر	=	تقریر کرنے والا
مُدبّر	=	تدبیر کرنے والا، دانش مند
مُترجّم	=	ترجمہ کرنے والا
مُجاہد	=	کوشش کرنے والا، جاں فشانی کرنے والا
مُصلح	=	اصلاح کرنے والا، دُرست کرنے والا
تخلص	=	وہ نام جسے شاعر اصل نام کی جگہ اپنی شاعری میں استعمال کرتا ہے۔
کُنیت	=	وہ نام جو ماں باپ، بیٹا یا بیٹی کی نسبت سے پکارا جاتا ہے۔
رسالہ	=	چھوٹی سی کتاب، مختلف ادیبوں اور شاعروں کے مضامین یا کلام کا مجموعہ جو مقررہ وقت پر چھپتا ہے۔
بیداری	=	جاگنا، ہوشیاری
تحریر	=	لکھنا، لکھی ہوئی عبارت

مُرکبات :

قیدوبند	=	اسیری، پابندی
علمبردار	=	قائد، جھنڈا اٹھانے والا، سب سے آگے چلنے والا
بے مثال	=	لاثانی، لاجواب، جس کی اور کوئی مثال نہ ہو
غیرمعمولی	=	معمول سے زیادہ، بہت زیادہ

©KTBS Not to be republished

I: (الف) ان سوالوں کے ایک یا دو جملوں میں جواب لکھیے:۔

۱) آزاد ہندوستان کے پہلے وزیر تعلیم کون تھے؟

۲) مولانا ابوالکلام آزادؔ کی کنیت کیا تھی؟

۳) مولانا ابوالکلام آزادؔ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

۴) پہلی بار مولانا آزادؔ کس عمر میں کن رسالوں کے مدیر بنائے گئے؟

۵) مولانا آزادؔ کو کس سے عقیدت تھی؟

۶) مولانا آزادؔ کو کن کن زبانوں پر عبور حاصل تھا؟

۷) مولانا آزادؔ کس سیاسی پارٹی کے صدر بنے اور کب؟

۸) مولانا آزادؔ کی زندگی کا مقصد کیا تھا؟

۹) مولانا آزادؔ کا انتقال کب ہوا؟ آپ کا مزار کہاں ہے؟

(ب) ان سوالوں کے جواب تین تا چار جملوں میں لکھیے:۔

۱) مولانا ابوالکلام آزاد کا شمار کن شخصیتوں میں اور کیوں ہوتا ہے؟

۲) مولانا آزادؔ کی ذہانت کا اندازہ کس طرح لگایا جا سکتا ہے؟

۳) مولانا آزادؔ کن شخصیات سے متاثر تھے؟

۴) مولانا آزادؔ نے اپنی زندگی کے مقصد کو کیسے حاصل کیا؟

۵) مولانا آزادؔ کے چند اخباروں اور رسالوں کے نام گنوائیے۔

۶) مولانا آزاد کی زندگی کا معمول کیا تھا؟

©KTBS Not to be republished

II:(الف):جدول میں دئے گئے الفاظ سے ایک دوسرے کی واحد اور جمع پہچان کر لکھئے:

تعلیمات	وقف	تراجم	قائدین	شخصیات	رسالہ	اُدباء	مترجمین
مترجم	تعلیم	ترجمہ	شخصیت	رسائل	اوقاف	قائد	ادیب

(ب):جدول میں دئے گئے الفاظ سے مذکر اور مونث علاحدہ کیجئے۔

قائد	سوال	پارٹی	رسالہ	مزار
صدر	خبر	مدیر	حقیقت	اندازہ

(ج):جدول میں دئے گئے الفاظ میں سے ایک دوسرے کی ضد پہچان کر لکھئے:

بزدل	سچا	مشکل	علم	نشیب	غلامی	دینی	شب	ثانی
روز	بہادر	لاثانی	جھوٹا	جہل	آسان	فراز	آزادی	دُنیاوی

(د):مناسب الفاظ سے خانہ پری کیجئے:

۱) مولانا ابوالکلام آزاد کا نام.......................تھا۔

(غوث محی الدین، دستگیر شریف، محی الدین احمد، خیرالدین)

۲) مولانا آزاد بہت.......................تھے۔

(کُند ذہن، شریر، ذہین، ضدی)

۳) ندوۃ العلماء سے نکلنے والے رسالے کا نام.......................تھا۔

(البلاغ، الکلام، الندوہ، سہارا)

۴) مولانا آزاد.......................کے قائل تھے۔

(نفرّت، عداوت، کھیل کود، اتحاد)

۵) مولانا ابوالکلام آزاد کا مزار.......................میں ہے۔

(لکھنو، دلّی، میرٹھ، اندور)

©KTBS
Not to be republished

III: (الف): جوڑ لگائیے:

(الف)		(ب)	
۱)	مولانا آزاد کی پیدائش	a)	مولوی خیرالدین
۲)	مولانا ابوالکلام کا تخلص	b)	الہلال
۳)	مولانا آزاد کے والد	c)	22 فروری 1958ء کو ہوا
۴)	مولانا آزاد نے	d)	آزاد
۵)	مولانا آزاد کا انتقال	e)	11 نومبر 1888ء کو ہوئی
۶)	مولانا آزاد کا شاہکار اخبار	f)	غضب کا حافظہ پایا تھا۔

(ب): حروف کی مناسب ترتیب سے صحیح الفاظ لکھئے:

1 ت + ا + بھ + ر = ...

2 س+ ا + ن + ح = ...

3 س + ق + ت + م = ...

4 د+ م + ا + ح = ...

5 ب+ گ + ا + ل = ...

(ج): جدول میں الفاظ بکھرے ہوئے ہیں۔ مناسب جوڑ سے مرکّبات بنائیے:

مثال = دانش + ور = دانشور

عِزت	عقیدت	خوش	زار	کدہ	گزار	ور	دان	گاہ	دست
دار	دولت	عبادت	طاقت	مند	گوار	گُل	عید	گیر	گلاب

©KTBS Not to be republished

(د): غیر متعلق لفظ علاحدہ کیجئے۔ (جواب)

مِثال :	سونا،	چاندی،	موم،	تانبا	موم
۱)	ہفتہ،	شہر،	سال،	مہینہ	....
۲)	طوطا،	خرگوش،	مور،	کبوتر	....
۳)	بازار،	اسکول،	کالج،	یونیورسٹی	....
۴)	گلاب،	موگرا،	بھینڈی،	چمیلی	....

IV (الف): ان ہم آواز الفاظ پر غور کیجئے، ایک ہی آواز ہونے کے باوجود ان کا اِملا الگ ہے اور ان کے معنی بھی الگ انہیں اپنے جملوں میں استعمال کیجئے۔

۱) سدا ۔ ہمیشہ — صدا ۔ آواز

۲) جال ۔ پھندا — جعل ۔ فریب

۳) نظر ۔ نگاہ — نذر ۔ تحفہ

۴) نظیر ۔ مِثال — نذیر ۔ ڈرانے والا

(ب): ان ہم آواز الفاظ پر غور کیجئے۔ ان کا ہجّہ ایک ہی ہونے کے باوجود متن کے لحاظ سے ان کے معنی بدل جاتے ہیں۔ انہیں اپنے جملوں میں استعمال کیجئے۔

۱) روش = طور طریقہ — روش = باغ میں بنایا گیا راستہ

۲) رُخ = چہرہ — رُخ = سمت

۳) گنوانا = شمار کرنا — گنوانا = کھو دینا

©KTBS
Not to be republished

(ج): علم کی مختلف شاخیں ہیں۔ نیچے اشارے میں دئے گئے لفظ علم کا استعمال کرتے ہوئے مثال کے مطابق الفاظ بنائیے۔ بتائیے کہ انہیں انگریزی زبان میں کیا کہتے ہیں۔

مثال : علم الحیوانات ۔ Zoology زوالوجی

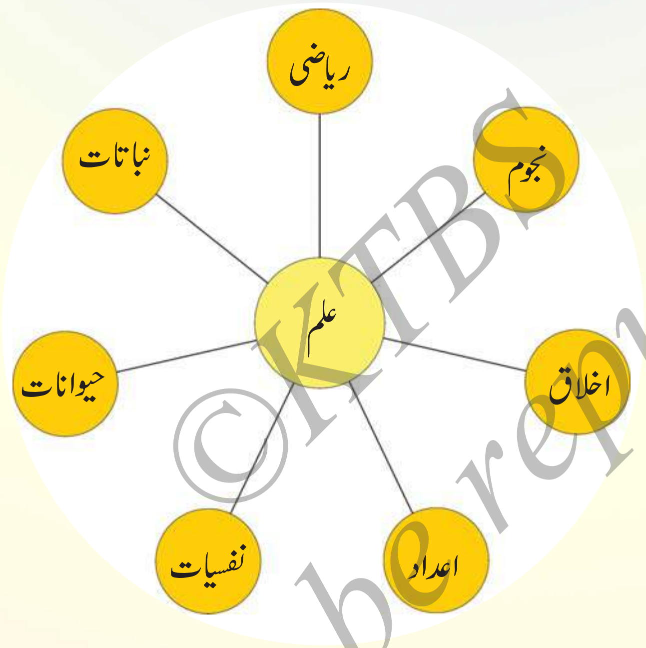

V (الف): عام بول چال میں استعمال ہونے والے ان جملوں کو اردو میں لکھئے۔

۱) بچّے جھاڑاں پوئیں چڑنا نیئں تو گر جاتیں۔

۲) بڑیاں کے باتاں نئیں سنے تو بہتو چ تکلیف اٹھانا پڑتا ئے۔

۳) میرا بڑا بھئی میرے سے گورا ہے۔

۴) پرسوں ہمے سب مل کرو جئے پور کو جاریں۔

©KTBS Not to be republished

(ب): اِن انگریزی جملوں کا اردو میں ترجمہ کیجئے۔

(1) Tipu Sulthan was a great warrior.

(2) Tiger was very favourite to Tipu sulthan.

(3) Tipu sulthan fought against British.

(4) This is a very valuable book.

(ج): ان جملوں کا انگریزی میں ترجمہ کیجئے۔

۱) آج ہم نے بہت لذیذ کھانا کھایا۔

۲) اللہ ایک ہے،اس کے سواء کوئی معبود نہیں۔

۳) عماد نے بہت محنت کی،اس لئے وہ امتیازی نشانات کے ساتھ کامیاب ہوا۔

۴) اب زیبا کی صحت بہت اچھی ہے۔

قواعد

اِسم عام واِسم خاص

ان جملوں کو پڑھئے اور خط کشیدہ الفاظ پر غور کیجئے۔

۱) لڑکی نے کھانا کھایا۔

۲) بلّی دودھ پی رہی ہے۔

۳) ہم کل گاؤں جائیں گے۔

۴) ہماری اُستانی کل چھٹی پر تھیں۔

۵) ہمارے مدرسہ میں پرسوں جلسہ ہے۔

۱) شاہدہ نے سیب کھایا۔

۲) جُولی دودھ پی رہی ہے

۳) ہم کل بنگلورو جائیں گے۔

۴) ہماری اُستانی نیلوفر صاحبہ کل چھٹی پر تھیں۔

۵) ہمارے مدرسہ میں پرسوں جلسہ یوم اطفال ہے۔

©KTBS Not to be republished

☆ لڑکی، بلّی، گاؤں، اُستانی، جلسہ۔ یہ سب اسم عام ہیں۔

☆ اسم عام وہ کلمہ ہے جس میں شخص، جگہ، مقام یا چیز کا ذکر ہو۔

☆ شاہدہ، سیب، جولی، بنگلورو، نیلوفر، صاحبہ، جلسہ یوم اطفال اسم خاص ہیں۔

☆ اسم خاص وہ کلمہ ہے جس میں کسی ایک مخصوص شخص، جگہ، مقام یا چیز کا نام ہو۔

اسم عام کا استعمال کرتے ہوئے دس جملے لکھئے اور اسم خاص استعمال کرتے ہوئے اپنے الفاظ میں دس جملے لکھئے

ضمنی مضمون :

مضمون پڑھئے اور نیچے پوچھے گئے سوالوں کے جواب لکھئے۔

اَبُوریحان البیرونی

پورا نام ابوریحان محمد بن احمد البیرونی ہے۔ البیرونی ہندوستان، وسط ایشیاء اور یوروپ میں انتہائی مشہور ومعروف نام ہے۔ البیرونی ایک مفکر، مورخ، سیاح، جغرافیہ دان، ماہر لسانیات، ریاضی دان، ماہر نجوم، ماہر فلکیات، ماہر طبیعات، ماہر معدنیات، فلسفی اور شاعر تھے۔

البیرونی ایران کے ایک قبضے خوارزم کے ایک دیہات میں پیدا ہوئے۔ اُن دنوں خوارزم کو مختلف علوم کا عالمی مرکز ہونے کا شرف حاصل تھا۔ حصول علم کی خاطر باہر سے خوارزم آنے والوں کو بیرونی (باہر والے) کہا جاتا تھا۔ اسی مناسبت سے وہ البیرونی مشہور ہوئے۔ البیرونی کی مادری زبان فارسی تھی۔ لیکن عربی زبان کی وسعتِ علم سے متاثر ہو کر انہوں نے عربی زبان پر بھی عبور حاصل کر لیا۔

سترہ سال کی عمر میں ہی کئی سائنسی تجربے کئے اور فلکیات اور ریاضی میں مہارت حاصل کر لی۔ آپ کی قابلیت وصلاحیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ سلطان محمود غزنوی نے جب خوارزم فتح کیا تو البیرونی کو اپنے ساتھ لے لیا اور بہت عزت واحترام سے پیش آیا۔ البیرونی کو بھی اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کا بہترین موقع ہاتھ آیا۔ انہوں نے سائنسی تجربات، رصدگاہوں میں ستاروں کا مشاہدہ کرنے اور

©KTBS Not to be republished

ان کی نقل کا مطالعہ کرنے اور یونانی و ہندوستانی سائنسی علوم کا گہرا مطالعہ کرنے میں پورا وقت لگا دیا۔

سلطان محمود غزنوی نے جب ہندوستان فتح کیا تو البیرونی کو ہندوستان میں داخل ہونے کا ایک سنہری موقع مل گیا۔ یہاں انہوں نے ہندوستانی زبانوں، تمدنوں، مذاہب، فلسفہ، وغیرہ کا نہایت باریک بینی سے مطالعہ کیا۔ البیرونی نے واپسی کے بعد اپنی گراں مایہ کتاب ''تاریخ الہند'' لکھی۔ اُنہوں نے اس کتاب میں ہندو علم نجوم پر 42 اور ہندو مذہب پر کل گیارہ باب کے اقتباسات کا یونانی فلسفیوں کی عبارتوں سے موازنہ کیا اور یونانی علوم کو ہندوستانی فکر پر ترجیح دی۔

البیرونی نے تقریباً 146 کتابیں تصنیف کی ہیں، جن میں فلکیات پر 35، علم نجوم پر 25، علم ریاضی پر 15، جغرافیہ پر 9، نقشہ جات پر 10، طب اور ادویہ پر 3، معدنیات اور جواہرات پر 2، مذہب اور فلسفہ پر 3، تاریخ اور تاریخ نویسی پر 9 اور دیگر موضوعات جیسے ادب، جادوگری، علم نجوم، تقویم وغیرہ موضوعات پر بقیہ کتابیں شامل ہیں۔ تاریخ الہند کے علاوہ، طب، ادویہ، نجوم، فلسفہ، تصوف، جیوتش، فلکیات وغیرہ پر مختلف زبانوں میں نادر و نایاب کتابیں البیرونی نے تصنیف کی ہیں۔

البیرونی کے اس نظریہ کی کہ وادیٔ سندھ کسی زمانے میں سمندر کی تہ رہی ہے دور حاضر کے سائنسدانوں نے بھی تائید کی ہے۔

البیرونی سے متعلق ایک جرمن مُفکرّ کا قول ہے کہ ان کی تصانیف میں ان کی تخلیق کا دائرہ اتنا وسیع ہے کہ ''ان کے بیان کے لئے کئی نسلیں درکار ہیں''

سوالات:

۱) البیرونی کون ہیں اور ان کا پورا نام کیا ہے؟

۲) سلطان محمود غزنوی کا البیرونی سے متعلق کیا خیال تھا؟

۳) ہندوستان آمد سے البیرونی کو کیا فائدہ ہوا؟

۴) وادیٔ سندھ سے متعلق البیرونی کا نظریہ کیا تھا؟

۵) البیرونی کی صلاحیت اور قابلیت سے متعلق جرمن مفکر کا کیا خیال ہے؟

☆☆☆

©KTBS Not to be republished

اکائی
VII

قلم

سبق
13

اِشارے :

اللہ تبارک وتعالیٰ کی بے شمار عظیم نعمتوں میں قلم کا مقام ومرتبہ مُسلّم ہے۔ قلم اللہ کی پسندیدہ تخلیق ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قلم ہی کے ذریعہ کائنات کی تقدیر لکھی۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو قلم عطا کر کے اس پر احسان عظیم کیا ہے۔ قلم ہی سے انسانی قابلیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ قلم کے ذریعہ انسان اپنے مافی الضمیر کا اظہار کرتا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ قلم کی وجہ سے جہاں دنیا میں کئی جنگیں لڑی گئیں وہیں قلم ہی کے ذریعہ امن وامان، سکون وچین، محبت والفت اخلاص و وفاداری اور جذبۂ حب الوطنی جیسے پاکیزہ جذبات اور اعلیٰ اقدار کا قیام بھی عمل میں آیا ہے۔

زیرِ مطالعہ نظم میں قلم کی اہمیت وافادیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔

قلم ہے عظمت کا تاج بچّو قلم کا جاری ہے راج بچّو
قلم ہی دانا کی آرزُو ہے قلم ہی انسان کی آبرو ہے
گواہی قرآن نے یہ رقم کی خدا نے کھائی قسم قلم ہے
قلم محبت کی روشنی ہے سکون جاں ، دِل کی تازگی ہے

یہی ادب کا سبق پڑھائے		یہی ہمیں آدمی بنائے
قلم کا جو بھی یہاں دھنی ہے		نہیں ہے محتاج وہ غنی ہے
یہ کہہ رہی ہے صریرِ خامہ		قلم ہی تہذیب کا ہے جامہ
قلم کی فطرت میں خاکساری		مگر یہ تیغ و تبر پہ بھاری
قلم ہی شعلہ، قلم ہی شبنم		قلم ہے نشتر ، قلم ہے مرہم

ظفر کمالؔ

الفاظ و معنی:

عظمت	=	شان و شوکت
دانا	=	ہوشیار، عقلمند
آبرو	=	شرم، لاج
دھنی	=	دولت مند، ماہر
محتاج	=	حاجت مند
جامہ	=	لباس
خاکساری	=	عاجزی، انکساری
تیغ	=	تلوار، شمشیر، خنجر
نشتر	=	زخم چیرنے کے اوزار

مُرکّبات:

سکونِ جان	=	جان کا سکون، زندگی کا سکون
صریرِ خامہ	=	قلم چلنے کی آواز، قلم کی کھر کھر

©KTBS
Not to be republished

شعلہ و شبنم = آگ اور پانی

نشتر و مرہم = زخم اور مرہم، زخم کریدنا اور مرہم لگانا

ذومعنی الفاظ:

دھنی	=	ماہر	دھنی	=	دولت مند، خوش قسمت
راج	=	حکومت	راج	=	عمارت بنانے والا، معمار
جاری	=	بہتا ہوا، رواں	جاری	=	مسلسل
رقم	=	روپیہ، پیسہ، دولت	رقم	=	تحریر لکھنا
ادب	=	پاس، لحاظ، تمیز	ادب	=	شعر و شاعری، قصّے کہانیوں کا سرمایہ

مترادفات:

دانا = ہوشیار، عقلمند، حکیم

جامہ = لباس، پوشاک

دھنی = ماہر، کامل

ان الفاظ پر غور کیجئے۔ یہ ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔ یہ الفاظ کبھی کبھار ایک دوسرے کی ضد بھی ہوتے ہیں۔

رات دن　　کھانا پانی　　تیغ و تبر　　شعلہ و شبنم

I (الف): ان سوالوں کے جواب ایک یا دو جملوں میں لکھئے:

۱) عظمت کا تاج کون پہنے ہوئے ہے؟

۲) دانا کی آرزو کیا ہوتی ہے؟

۳) کس نے قلم کی قسم کھائی اور کہاں؟

©KTBS Not to be republished

۴) قلم انسان کو کیا سبق پڑھاتا ہے؟
۵) قلم کی فطرت میں کونسی خوبی چھپی ہوئی ہے؟
۶) صریر خامہ ہم سے کیا کہہ رہی ہے؟
۷) قلم کن کن چیزوں پر بھاری پڑتا ہے؟

II (الف): جدول میں دئے گئے الفاظ سے ایک دوسرے کی واحد اور جمع پہچان کر لکھئے:

قسم	ستارے	انسانوں	ارمانوں	تہذیبیں	آسانی	حکماء	رقم	ورق	آرزو
اوراق	ارقام	حکیم	آرزوئیں	قسمیں	انسان	ارمان	آسانیاں	ستارہ	تہذیب

(ب): جدول میں دئے گئے الفاظ سے مذکر اور مونث علاحدہ کیجئے:

تہذیب	شبنم	حکم	عادت	شاعرہ
خامہ	تقدیر	تلوار	شاعر	حکمت

(ج): جدول میں دئے گئے الفاظ سے ایک دوسرے کی ضد پہچان کر لکھئے:

روشنی	دور	سیاہ	غریب	نادان	امن	نفاق	زخم	تحریر
امیر	دانا	تقریر	اتحاد	جنگ	نزدیک	تاریکی	سفید	مرہم

(د): ''الف'' اور ''ب'' میں جوڑ لگائیے:

(الف)		(ب)	
۱)	قلم ہی دانا کی آرزو ہے	a)	مگر یہ تیغ وتبر پہ بھاری
۲)	گواہی قرآن نے یہ رقم کی	b)	قلم ہے نشتر قلم ہے مرہم
۳)	یہ کہہ رہی ہے صریر خامہ	c)	سکون جاں، دل کی تازگی ہے
۴)	قلم کی فطرت میں خاکساری	d)	خدا نے کھائی قسم قلم کی
۵)	قلم محبت کی روشنی ہے	e)	قلم ہی انسان کی آبرو ہے
۶)	قلم ہی شعلہ، قلم ہی شبنم	f)	قلم ہی تہذیب کا ہے جامہ

©KTBS Not to be republished

III (الف): مندرجہ ذیل اشعار کو مکمل کیجئے:

۱) قلم ہی دانا کی آرزو ہے ....

۲) قلم محبت کی روشنی ہے ....

۳) قلم کا جو بھی یہاں دھنی ہے ....

۴) .... مگر یہ تیغ و تبر پہ بھاری

۵) .... قلم ہی نشتر قلم ہی مرہم

(ب): مثال کے مطابق دئے گئے الفاظ سے تعلق رکھنے والے اور الفاظ لکھئے:

مثال:

انصاف: گواہی، عدالت، گواہ، وکیل، منصف، وکالت، عدلیہ

۱) کتاب: ....

۲) مدرسہ: ....

۳) رنگ: ....

۴) ملک: ....

۵) آسمان: ....

(ج): ان الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجئے:

دانا، قرآن، قسم، نشتر، مرہم، محبت

©KTBS Not to be republished

(د): چوکور کے ذریعہ مثال کے مطابق نیچے دئے گئے الفاظ کی جدول میں نشاندہی کیجئے۔

ا	ٹ	ل	ی	ڈ	ک	ش	ن	ر	ی
ن	و	ڈ	ا	ل	م	ر	و	س	د
گ	ے	ٹ	ی	گ	پ	ع	پ	ت	ر
ل	و	ے	و	ر	ی	ا	ل	ہ	ن
س	ا	ن	س	ک	و	ت	گ	و	ا
ت	گ	ر	د	و	ٹ	ز	ف	ل	م
ا	ج	ٹ	ا	و	ر	ی	گ	ف	ک
ن	و	ن	ہ	ا	ل	ہ	ل	ا	ل
ا	ی	ا	ز	ی	ن	ت	م	گ	ر

مثال = ڈاٹ، کوٹ

(1) انگلستان (2) اٹلی (3) کمپیوٹر (4) انٹرنیٹ (5) ڈکشنری (6) لیڈی

(7) گیٹ (8) روزگار (9) روس (10) رہ گزر (11) فلم (12) رستہ

(13) معلوم (14) سرجن (15) ردی (16) سکوت (17) کُلیات (18) پاگل

(19) فون (20) ریال (21) کمان (22) گونگا (23) دولت (24) زینت

(25) نونہال (26) سُوٹ (27) واپسی (28) تلف (29) ایاز (30) ہلال

(31) مگر (32) کفگیر (33) ردی (34) دُرگت (35) گوند (36) ٹڈی

©KTBS
Not to be republished

IV (الف): اِن جملوں کا اردو زبان میں ترجمہ کیجیے:

(1) Tiger is our National Animal

(2) " Jana Gana Mana " is our National Anthem

(3) National Anthem was written by Rabindra Nath Tagore.

(4) Rabindranath Tagore was the 14th (Fourteenth) child of his parent.

(ب): روزمرہ استعمال ہونے والے جملوں کو اردو میں لکھیے:

۱) رضا پوری نانی کے گوؤں میچ گز رگئی۔

۲) علی پور میں محرم بہوت زور سے مناتیں کتے۔

۳) شمالی ہندوستان میں بارشاں پوراستیاناس کردالیں کتے۔

۴) ہمارے گھر میں اذاں کی آواز اچھا سنائی دیتے۔

©KTBS Not to be republished

ضمنی مواد:

نظم غور سے پڑھئے اور نیچے پوچھے گئے سوالوں کے جواب لکھئے:

اِنٹرنیٹ

جِس طرح گھر کا ہے رشتہ گیٹ سے
ربط دُنیا کا ہے انٹرنیٹ سے

یہ کوئی جادو ہے اپنی طرز کا
ہے بچھا اک جال کمپیوٹرز کا

اس پہ ہے مرکوز ہر اک کی نظر
یہ ترقی کی بنی ہے رہ گزر

گویا امریکہ ہو یا جاپان ہو
روس، اٹلی ہو کہ انگلستان ہو

جوڑ رکھے ہیں سبھی ملکوں سے تار
اس سے وابستہ ہوئے ہیں روزگار

کوئی بھی دنیا میں اب انجان نہیں
دُور اِنسان سے کوئی انساں نہیں

جس کسی شئے کی ہمیں ہو جُستجو
پل میں یہ کر دے ہمارے روبرو

اس میں لامحدود معلومات ہیں
یہ ہمیں سائنس کی سوغات ہیں

امان الحق بالاپوری

©KTBS Not to be republished

سوالات:

۱) دنیا سے انٹرنیٹ کا رشتہ کیسا ہے؟
۲) آج انسان دوسرے انسان سے دُور کیوں نہیں ہے؟
۳) انٹرنیٹ سے کون کونسی سہولتیں دستیاب ہیں؟
۴) انٹرنیٹ کس کی دین ہے؟

☆☆☆

اکائی
VII

سبق
14

سُنو میری کہانی

©KTBS Not to be republished

اِشارے :

زندگی کے لئے روٹی، کپڑا اور مکان کے علاوہ بھی بہت ساری چیزوں کی اشد ضرورت پیش آتی ہے۔ انہی ضروریات میں بجلی بہت اہم ہے۔ بجلی کے بغیر آج کوئی کام مکمل نہیں ہو پاتا۔ کھانا پکانے سے لے کر کھیتوں کو پانی سینچنے تک، بلکہ اُٹھنے، بیٹھنے، کھانے، پینے اور سونے کے لئے بھی بجلی نہایت ضروری ہے۔ زیرِ مطالعہ مضمون بجلی کی اسی اہمیت کے پیشِ نظر شامل کیا گیا ہے جس میں بجلی کی آپ بیتی بیان کی گئی ہے کہ کن کن مراحل سے گزرتے ہوئے اس نے موجودہ شکل اختیار کی ہے۔ مضمون کے پڑھنے سے بچّوں کی سائنسی معلومات میں اِضافہ ہوگا۔

پیارے بچّو ! آج میں تمہیں اپنی کہانی سُناتی ہوں۔ اس سے تمہاری معلومات میں اضافہ ہوگا۔تم تو جانتے ہوکہ انگریزی میں مجھے الکٹری سٹی کہتے ہیں۔

یہ نام اتنا عام ہے کہ اس سے ہر شخص واقف ہے۔میں انسانی زندگی کے لئے بے حد اہم ہوں۔ میری اہمیت کا اندازہ تم یوں لگا سکتے ہو کہ میرے بغیر انسان کی زندگی تاریک ہے۔میرے ہی دم سے تمہارے گھروں میں روشنی ہے۔میری ہی وجہ سے تمہیں زندگی کی مختلف سہولتیں حاصل ہیں۔یہ پنکھے جو تمہیں گرمی میں راحت دیتے ہیں میری ہی وجہ سے چلتے ہیں۔فریج ،کمپیوٹر ،موبائیل (جس کی بیٹری چارج کرنے کے لئے میری ضرورت پڑتی ہے) ٹیلی ویژن اوران جیسی دیگر چیزیں جو زندگی کی آسائش کے لئے ضروری ہیں،سب میری ہی دین ہیں۔

میری کہانی بہت پرانی ہے۔سینکڑوں سال پہلے میری پیدائش یونان میں ہوئی۔یہاں کے ایک

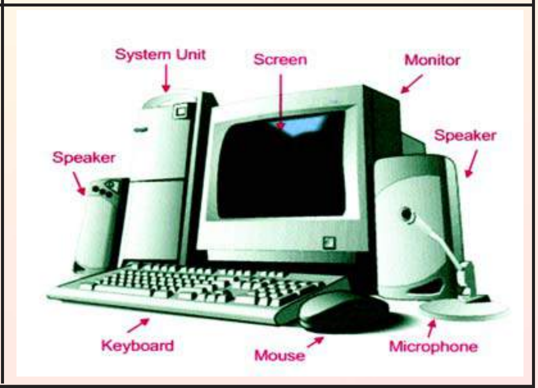

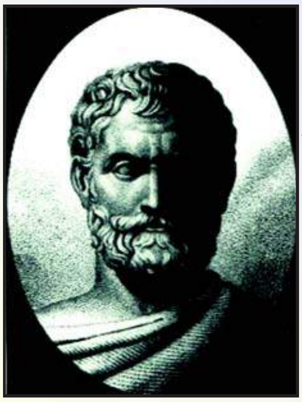

مشہور سائنس دان تھیلس (Thales) نے مجھے دریافت کیا۔ اس نے کہربا جو ایک قسم کا زرد گوند ہوتا ہے ، اور جسے انگریزی میں امبر (Amber) کہتے ہیں اسکو اپنے کوٹ سے رگڑا تو اس کے اس عمل سے مقناطیسی خاصیت پیدا ہوئی۔ یہی مقناطیسیت میری پیدائش کا سبب بنی۔

اس کے بعد انگلینڈ کے ایک مشہور سائنس دان ڈاکٹر گلبرٹ (Dr.Gilbert) نے مقناطیسیت پر کئی تجربے کئے۔ انہیں کہربا (امبر) کی مقناطیسیت کو دیکھ کر بے حد حیرت ہوئی۔ انہوں نے اسے بجلی کا نام دیا۔ تب سے آج تک میں اسی نام سے جانی جاتی ہوں۔ مختلف سائنس دانوں نے اپنی تخلیقات کے ذریعے میرے وجود کو نکھارنے اور زیادہ کارآمد بنانے کی کوشش کی۔ میں ان کی تحقیقات کا ذکر یہاں مختصر طور پر کرتی ہوں۔

1753ء میں ایک امریکی سائنس دان بنجامن فرینکلین نے اپنے ایک تجربے سے معلوم کیا کہ میرے اندر پوزیٹیو اور نگیٹیو دونوں طاقتیں موجود ہیں۔

1827ء میں اٹلی کے مشہور سائنس دان الیانڈرو وولٹا نے بیٹری ایجاد کی۔ میرے دباؤ کی اکائی یعنی یونٹ کو اسی کے نام سے وولٹ کا نام دیا گیا۔

اس کے تقریباً 30 سال بعد فرانس کے ایک سائنس دان اینڈری ماری ایمپیر نے میری رو یعنی کرنٹ سے مصنوعی مقناطیس بنانے کا طریقہ ایجاد کیا اور اس کی اکائی کا نام اس کے نام پر ایمپیر رکھا گیا۔

1830ء میں انگلینڈ کے ایک سائنس دان مائیکل فیراڈے نے ڈائنامو ایجاد کیا، جس سے بھاپ اور پانی کی طاقت کو میری طاقت میں منتقل کرنا ممکن ہوسکا۔ تم تو جانتے ہو کہ ڈائنامو اور جنریٹر ایک ہی چیز ہیں اور انگلستان میں اسے جنریٹر کہا جاتا ہے۔ خیر! اس کے آگے سنو۔ 1830ء میں ایک امریکی سائنس دان جوزف ہنری نے تجربے سے ثابت کیا کہ میری رو میں مقناطیسیت موجود ہے۔

جب سائنس دانوں کو میرے لئے ایک گھر کی فکر ہوئی تو 1882ء میں ایک امریکی سائنس دان تھامس ایلوا ایڈیسن نے پہلی مرتبہ میرے گھر (پاور ہاؤس) کا ڈیزائن تیار کیا۔

©KTBS Not to be republished

میری پیداوار بڑھانے اور وسیع پیمانے پر میرے استعمال کے لئے نئی نئی مشینیں تیار کی گئیں۔ مشہور امریکی سائنس دان نیکولا ٹیلا نے 1888ء میں الکٹر یک موٹر ایجاد کی۔ ایک اور امریکی سائنس دان سیموئیل مورس نے سب سے پہلے لمبی پیغام رسانی کا طریقہ استعمال کیا۔ الیگزانڈر گراہم بیل کا نام تم نے سنا ہوگا۔ جس نے 1876ء میں ٹیلی فون ایجاد کیا۔ اٹلی کے سائنس دان مارکونی نے 1901ء میں ثابت کیا کہ میری پیداوار اسٹیم یعنی بھاپ سے بھی ہوتی ہے۔ یہ اسٹیم کوئلہ، تیل یا گیس سے تیار کی جاتی ہے۔ بڑے بڑے بوائلر میں سیکڑوں نلوں کے اندر پانی اُبلتا رہتا ہے۔ بوائلر کئی منزلوں کے ہوتے ہیں۔ پانی ابل کر بھاپ کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اسے ٹربائن پر پھینکا جاتا ہے۔ جس سے ٹربائن گھومنے لگتا ہے۔ اور اس کی وجہ سے مقناطیسی سطح بھی تاروں کے ساتھ گھومنے لگتی ہے۔ اس عمل سے میری پیداوار کی رفتار ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل فی سیکنڈ ہوتی ہے۔ ٹربائن چلنے کے بعد اسٹیم ایک کنڈنسر میں چلی جاتی ہے۔ جہاں بہت سی نلیاں لگی ہوتی ہیں۔ جن میں ہر وقت سرد پانی چلتا رہتا ہے۔ بھاپ ان نلیوں کے اردگرد چکر لگاتی ہے۔ اور پھر ٹھنڈی ہوکر پانی کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ اس پانی کو دوبارہ بھاپ بنانے کے لئے بوائلروں میں بھیج دیا جاتا ہے۔ اس عمل سے میری پیداوار اسب سے زیادہ ہوتی ہے۔ ان طریقوں کے علاوہ سائنس دان میری پیداوار میں اضافے کے لئے نئے نئے طریقے ڈھونڈنے لگے۔ آخر انہوں نے ایک نیا طریقہ ڈھونڈ نکالا۔ یورینیم جو ایک قیمتی دھات ہے اسے استعمال کر کے میری پیداوار کی

©KIBS Not to be republished

جارہی ہے۔اسے ایٹمی طریقہ کہا جاتا ہے۔اور میرے نئے گھر کو ایٹمی بجلی گھر کہا جاتا ہے۔اب تو سائنس دان میری پیداوار کے لئے سمندری لہروں کو استعمال کرنے پر بھی غور کر رہے ہیں۔

مضمون میں کئی انگریزی زبان کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ان پر غور کریں۔

مثلاً:

ایٹم	=	Atom	ایمپیر	=	Amper
اسٹیم	=	Steam	کرنٹ	=	Current
بوائلر	=	Boiler	چارج	=	Charge
پازیٹیو	=	Positive	موبائیل	=	Mobile
نیگیٹیو	=	Nagative	کمپیوٹر	=	Computer
جنریٹر	=	Generator	فریج	=	Fridge
وولٹ	=	Volt	ٹیلی ویژن	=	Television
ڈائنمو	=	Dynamo	ایلکٹری سٹی	=	Electricity
ٹربائن	=	Turbine	یورینیم	=	Uranium
پاؤر ہاوز	=	Power House	بیٹری	=	Battery
امبر	=	Amber			

الفاظ و معنی:

آسائش = راحت، آرام

دریافت = ایجاد کرنا

تحقیقات = تلاش، کھوج

©KTBS Not to be republished

خاصیت	=	تاثیر، مزاج
مصنوعی	=	بناوٹی
نِکھارنا	=	آرائش کرنا، خوبصورت بنانا
کارآمد	=	فائدہ مند، سُودمند
رَو	=	پانی کا بہاؤ
وَسیع	=	چوڑا، پھیلا ہوا
پیمانہ	=	ناپنے کا آلہ

I (الف): ان سوالوں کے جواب ایک یا دو جملوں میں لکھیے:

۱) بجلی کو انگریزی میں کیا کہا جاتا ہے؟

۲) بجلی کی پیدائش کہاں ہوئی اور اُسے کس نے دریافت کیا؟

۳) بجلی کی دو مختلف طاقتیں کونسی ہیں؟

۴) بجلی کی اکائی کو کیا کہا جاتا ہے؟

۵) مائیکل فیراڈے کی ایجاد کیا ہے؟

۶) ریڈیو کا موجد کون ہے؟ ریڈیو کب ایجاد کیا گیا؟

(ب): ان سوالوں کے جواب تین تا چار جملوں میں لکھیے:

۱) ابتدائی دور میں بجلی کو کن کن مرحلوں سے گزرنا پڑا؟

۲) بجلی کی پیداوار بڑھانے کے لئے کیا طریقہ اختیار کیا جاتا ہے؟

۳) پانی کے ذریعہ بجلی پیدا کرنے والا طریقہ کیا ہے؟

۴) بجلی کی پیداوار کا جدید ترین طریقہ کونسا ہے؟

©KTBS Not to be republished

۵) چند مشہور سائنسدانوں کی ایجادات کی فہرست بنایئے؟

۶) بتایئے کہ بجلی کا استعمال کہاں کہاں ہوتا ہے؟

(ج): جدول میں دیئے گئے الفاظ سے ایک دوسرے کی واحد اور جمع علاحدہ کیجیے:

مضامین	تخلیقات	فکر	تحقیق	مراحل	لہریں	معلوم	طریقے	ضروریات	ایجاد	سہولیات
مرحلہ	ایجادات	ضرورت	مضمون	معلومات	سہولت	طریقہ	افکار	تحقیقات	لہر	تخلیق

II (الف): جدول میں دیئے گئے الفاظ میں سے ایک دوسرے کی ضد پہچان کر لکھیں:

جدید	روشن	اعلیٰ	موت	اصلی	قوی	افاقہ	گرمی	اندھیرا
ادنیٰ	نقلی	اضافہ	اُجالا	قدیم	زندگی	تاریک	سردی	کمزور

(ب): جدول میں دیئے گئے الفاظ سے مذکر و مونث پہچان کر لکھیے:

تصویر	سونا	تحقیق	روشنی	مطالعہ	پیمانہ	پیداوار	انعام	لہر	اندھیرا

(ج): جوڑ لگایئے:

(الف)	(ب)
۱) پازیٹیو اور نگیٹیو	a) 1901
۲) بیٹری	b) 1888
۳) ڈائنامو	c) 1876
۴) پاور ہاؤس کا ڈیزائن	d) 1753
۵) الکٹرک موٹر	e) 1827
۶) ٹیلی ویژن	f) 1882
۷) ریڈیو	g) 1876

©KTBS Not to be republished

III (الف): غیر متعلق لفظ علاحدہ کیجئے:

۱) بیٹری، بھاپ، ڈائنامو، وولٹا
۲) سائنس دان، گلاب دان، ریاضی دان، قانون دان
۳) فریج، بیل گاڑی، ریڈیو، ٹیلی ویژن
۴) لکڑی، لوہا، تانبا، پیتل
۵) ہندوستان، پاکستان، چمنستان، افغانستان

(ب): جدول میں چند مشہور سائنس دانوں کے نام شامل ہیں۔ انہیں تلاش کیجئے اور نیچے اُن کے نام لکھئے:

ک	ج	د	ق	ن	گ	ا	م
ر	و	آ	تھ	یے	ل	س	ا
ا	ڑ	ذ	و	ہ	ب	ت	یے
م	یے	ک	ل	ف	ر	ا	ک
ب	ا	ل	ض	ص	ٹ	ط	ف
یے	ڈ	ر	م	ن	غ	پھ	ے
ل	ج	ط	ک	ج	گ	ن	ر
ظ	ژ	ذ	و	و	ل	ٹ	ا
ہ	ڑ	ز	ح	ف	ن	ت	ڈ
آ	چ	ع	ص	ج	ء	ی	یے

۱) سائنسدان جس نے بجلی ایجاد کی............................

۲) سائنسدان جس نے مقناطیس پر تجربے کئے..................

©KTBS
Not to be republished

۳)   سائنسدان جس نے بیٹری ایجاد کی.............................

۴)   سائنسدان جس نے ریڈیو ایجاد کیا.............................

۵)   سائنسدان جس نے ٹیلی فون ایجاد کیا.............................

(ج):   مثال کے مطابق مختلف الفاظ کے ذریعہ مرکبات بنایئے۔

☆ مثال :۔ سائنس + دان = سائنس دان

۱)   قانون +...............=...............

۲)   تاریخ +...............=...............

۳)   ریاضی +...............=...............

(د):   مثال کے مطابق روزمرہ زندگی میں استعمال ہونے والی چند چیزوں کے نام لکھئے۔

☆ مثال:۔   عود + دان = عود دان

۱)   پان +...............=...............

۲)   اچار +...............=...............

۳)   اُگال +...............=...............

(ھ):   ان الفاظ میں مستعمل حروف کی مدد سے زیادہ سے زیادہ الفاظ بنایئے۔

☆ مثال: مقناطیس = م + ق + ن + ا + ط + ی + س

قسم ، نام ، مان ، نیم ، نطق، نم وغیرہ

۱)   تفصیلات = ت + ف + ص + ی + ل + ا + ت

۲)   سائنس دان = س + ا + ء + ن + س + د + ا + ن

©KTBS Not to be republished

قواعد

اِسم صَوت

ان جملوں کو پڑھئے اور خط کشیدہ الفاظ پر غور کیجئے:

۱) بلّی بولی میاؤں، میاؤں   ۲) کوا بولے کائیں ، کائیں

۳) چڑیا بولے چوں، چوں ، چوں   ۴) طوطا بولے ٹیں ، ٹیں، ٹیں

۵) ریل کرے چھک چھک ، چھک چھک

اُوپر خط کشیدہ الفاظ میں میاؤں، میاؤں، کائیں کائیں، چوں، چوں چوں، ٹیں ٹیں ٹیں، چھک چھک، چھک چھک یہ سب آوازیں ہیں پرندوں کی اور کسی چیز مثلاً ریل کی آوازیں ہیں۔ انہیں صوت کہتے ہیں۔ چوں کہ یہ آوازیں خاص پرندے یا کسی خاص چیز کی نشاندہی کرتی ہیں انہیں اسمِ صوت کہتے ہیں۔

> اسمِ صوت وہ کلمہ ہے جس میں کسی جانور، پرند، چرند یا چیز کی آواز کا ذکر ہو۔ جیسے۔ کتُا بھوؤں بھوؤں کرتا ہے۔ کبوتر کی غٹرغوں، وغیرہ

اسم صوت کی تعریف کیجئے اور دس مثالیں لکھئے:

ضمنی مضمون:

مضمون پڑھئے اور نیچے پُوچھے گئے سوالوں کے جواب لکھئے:

میں حلق ہوں

میں حلق یا گلا ہوں۔ مجھے انگریزی میں تھروٹ (Throat) یا لیرنکس (Larynx) اور طبّی زبان میں حنجرہ کہتے ہیں۔ میں ایک قسم کی نلکی ہوں جس پر بلغم پیدا کرنے والی جھلّی کا استر لگا ہوا ہے۔ میری لمبائی '5' انچ ہے۔ ناک کے پیچھے سے شروع ہو کر میں غذا کی نلی تک پھیلا ہوا ہوں۔ میں فعل تنفس اور فعل ہاضمہ دونوں نظاموں کا حصّہ ہوں۔ سانس میرے راستے سے گزر کر سانس کی نلی میں جاتی ہے۔ نظام ہضم

©KTBS Not to be republished

سے تعلق یہ ہے کہ غذا بھی میرے راستے سے گزر کر غذا کی نالی میں جاتی ہے۔

میرے تین حصّے ہیں۔ ناک کا حصّہ، جو ناک کے پیچھے واقع خالی جگہ (جوف) سے شروع ہوتا ہے۔ یہاں سے تازہ ہوا اور ناک کی رطوبتیں نیچے کا سفر کرتی ہیں، دوسرے حصہ میں ہوا اور غذا کی نالیاں آپس میں مل جاتی ہیں۔ سب سے نچلے حصّہ میں غذا اور ہوا کی نالیاں الگ الگ ہو جاتی ہیں۔ یہیں نرخرہ واقع ہے، جو آواز پیدا کرنے کا عضو ہے۔ نرخرہ ہوا کی نلی میں داخل ہوتا ہے۔

ہوا کی نلی اور غذا کی نلی دونوں حلق میں ہیں۔ اگر غذا نگلتے وقت یہ دونوں کھلی رہیں تو ایسا ہو سکتا ہے کہ غذا تو ہوا کی نلی میں چلی جائے اور ہوا معدے میں چلی جائے، لیکن نگلتے وقت ہوا کی نلی بند رہتی ہے۔

حلق میں ایک چھوٹا سا نرم لوتھڑا سا لٹکا رہتا ہے، جسے عام زبان میں کوّا کہتے ہیں۔ منہ کھول کر آ آ آ کی آواز نکالی جائے تو کوّا اُوپر اُٹھ جاتا ہے۔ غذا نگلتے وقت کوّا ناک کے راستے کو بند کر دیتا ہے۔

میرا ایک حصّہ ہے خنجرہ جسے انگریزی میں لیرنکس (Larynx) کہتے ہیں۔ یہ آواز پیدا کرنے والا صندوق ہے۔ یہ صندوق نو (9) کرکری ہڈیوں سے مل کر بنتا ہے۔ اس میں اہم ہڈی کنٹھ ہے۔ خنجرہ میں آواز پیدا کرنے والے وتر ہوتے ہیں۔ جب ہم بولتے ہیں تو ہوا ان دونوں وتروں سے ٹکراتی ہے۔ تھرتھراہٹ کی کمی اور بیشی سے آواز کی اونچ نیچ (زیر و بم) کا تعلق ہے۔ آواز کے وتر چھوٹے ہوں تو آواز چیخ کی سی ہو جاتی ہے۔ اور اگر وتر بڑے ہوں تو آواز بدل جاتی ہے۔

گلے کی خرابی میں تو گلے میں درد اور ورم سے بخار آ جاتا ہے۔ نرخرے کی خرابی سے آواز بیٹھ جاتی ہے۔ یا آواز نکلتی ہی نہیں۔ زیادہ بولنے، سخت ٹھنڈی اور گرم چیزوں کے پینے، نزلہ اور زکام سے ایسا ہوتا ہے۔ سگریٹ اور بیڑی پینے سے بھی ایسا ہوتا ہے۔ اگر گھریلو دوا سے علاج نہ ہوا تو ڈاکٹر سے علاج کروانا پڑے گا۔

سوالات: ۱) گلے کے مختلف نام کون کونسے ہیں؟

۲) حلق کا تعلق ہمارے جسم کے کن کن نظاموں سے جڑا ہوا ہے؟

۳) آواز کہاں پیدا ہوتی ہے؟

۴) آواز کیوں بیٹھ جاتی ہے؟

☆☆☆

©KTBS Not to be republished

اکائی	سبق
VIII	15

بحری جہاز

©KTBS Not to be republished

اِشارے

اپنی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے انسان نے کئی ایجادات کئے ہیں۔ایک جگہ سے دوسری جگہ آنا جانا بھی ان ہی ضرورتوں میں شامل ہے۔تجارت اور دوسری ضروریات کی خاطر مال،ساز وسامان وغیرہ کا ایک جگہ سے دوسری جگہ لانا اور لے جانا بھی انسانی ضروریات میں اہمیت رکھتا ہے۔اس کے لئے انسان نے زمانہ دراز سے جانوروں کا استعمال بھی کیا۔گھوڑا، ہاتھی، اونٹ وغیرہ جانور دور دراز کے سفر میں استعمال ہوتے رہے۔وقت کے ساتھ ساتھ انسان نے موٹر گاڑیاں، ریل، ہوائی جہاز اور بحری جہاز بھی تیار کر لئے۔اکثر ملکوں میں بحری راستوں کو خاص اہمیت دی جاتی ہے۔خصوصاً ان ممالک میں جن کی سرحدیں سمندروں سے ملتی ہیں۔

نظم بحری جہاز میں حیدر بیابانی نے نہ صرف بحری جہاز کی اہمیت کو پیش کیا ہے بلکہ موجودہ زمانہ کے جدید بحری جہاز میں پائی جانے والی سہولتوں کی تفصیل بھی بیان ہے۔

دیکھ حیدرؔ جہاز پانی کا
دیو پیکر جہاز پانی کا

وہ ہے تیراک تیز دھاروں کا ہے بڑا بھائی وہ شکاروں کا
خوب موجوں سے دوستی اس کی ناؤ اُس کی بہن ہے چھوٹی سی
سازو سامان لے کے چلتا ہے جب سفر پر کبھی نکلتا ہے
اس کے اندر عجیب منظر ہے شہر کا شہر اس کے اندر ہے
سوئمنگ پول، کھیل میداں ہے دیکھ کے جن کو عقل حیراں ہے
ہوسپٹیل ہے چائے خانہ ہے اس کے اندر تو ایک زمانہ ہے
پھر بھی چلتا ہے کیسی شان لئے ایک شاہانہ آن بان لئے
ڈگمگا کے سنبھل بھی جاتا ہے مشکلوں سے نکل بھی جاتا ہے
ڈوب جانے سے کب وہ ڈرتا ہے شیر دل کی طرح گزرتا ہے
وہ سمندر کا شاہزادہ ہے پار کردے گا سب کو وعدہ ہے

جانتا ہے سمندروں کے راز
اُس کو کہتے ہیں لوگ بحری جہاز

حیدر بیابانیؔ

©KTBS Not to be republished

الفاظ و معنی:

دیو پیکر	=	دیوتاؤں جیسی جسامت والا، بھاری بھرکم جسم والا
تیراک	=	جو تیرنا جانتا ہو

شکاروں = (شکارے) کشمیری جھیلوں کی لمبی کشتی

ناؤ = چھوٹی کشتی

سازوساماں = مال،متاع ، مختلف چیزیں

منظر = نظارہ

سوئمنگ پُول = بہت بڑا حوض جو تیرنے کیلئے بنایا گیا ہو(Swimmining Pool)

ڈگمگانا = لڑکھڑانا

شاہانہ = بادشاہوں جیسی شان والا

آن بان = شان، دبدبہ

شیردل = حوصلہ مند

I ان سوالوں کے جواب ایک یا دو جملوں میں لکھئے:

۱) بحری جہاز کس کی لکھی ہوئی نظم ہے؟

۲) شاعر نے پانی کے جہاز کو کن کن ناموں سے یاد کیا ہے؟

۳) بحری جہاز سے کیا کیا کام لئے جاتے ہیں؟

۴) بحری جہاز میں کیا کیا چیزیں ہوتی ہیں؟

۵) بحری جہاز ڈوبنے سے کیوں نہیں ڈرتا؟

II (الف): جدول میں دیئے گئے الفاظ کی جنس پہچان کر فہرست تیار کیجئے:

جہاز	ناؤ	شیردل	دھار	شہر	وعدہ	شاہزادی	منظر	سمندر	شان

(ب): جدول سے مختلف الفاظ کی واحد اور جمع علاحدہ کیجئے:

موج	وعدے	منزل	گھر	سمندروں	زمانہ	دھاروں	مشکلات	خانہ
منازل	سمندر	مشکل	امواج	دھار	وعدہ	خانے	زمانے	گھر

©KTBS Not to be republished

(ج): جدول میں دئے گئے الفاظ میں سے ایک دوسرے کی ضد پہچان کر لکھئے:

دوست	مشرق	خوبصورت	نفرت	غلام	کمزور	حوصلہ مند	پست	وفادار
بے وفا	آقا	بزدل	طاقتور	بدصورت	بلند	دشمن	محبت	مغرب

(د): اِن الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجئے۔

تیراک، دھار، سفر، جہاز، شہر

سازوسامان، شیردل، سوئمنگ پول، شان، وعدہ

III (الف): قوسین میں دئے گئے الفاظ میں سے مناسب لفظ چُن کر خانہ پُری کیجئے:

۱) وہ ہے تیراک تیز..................کا (کاروں، دھاروں، خاروں)

۲) شہر کا شہر اس کے..................ہے (درمیاں، اندر، باہر)

۳) ڈوب جانے سے کب وہ..........ہے (ڈرتا، مرتا، بھاگتا)

۴) پار کر دے گا سب کو.............ہے (مادّہ، زیادہ، وعدہ)

۵) اُس کو کہتے ہیں لوگ.................. (ہیلی کاپٹر، بحری جہاز، ہوائی جہاز)

(ب): جوڑ لگائیے:

(الف)		(ب)
۱) وہ ہے تیراک تیز دھاروں کا	a)	شیر دل کی طرح گزرتا ہے
۲) اس کے اندر عجیب منظر ہے	b)	اس کو کہتے ہیں لوگ بحری جہاز
۳) سازوسامان لے کے چلتا ہے	c)	شہر کا شہر اس کے اندر ہے
۴) ڈوب جانے سے کب وہ ڈرتا ہے	d)	ہے بڑا بھائی وہ شکاروں کا
۵) جانتا ہے سمندر کے راز	e)	جب سفر پر کبھی نکلتا ہے

©KTBS
Not to be republished

(ج): الفاظ کی صحیح ترتیب سے مصرعے درست کیجیے:

۱) اُس کو خوب موجوں سے دوستی

۲) ہے کھیل سوئمنگ میدان پول

۳) عجیب ہے اندر کے اُس منظر

۴) شان بھی پھر لئے کیسی ہے چلتا

۵) بھی جاتا ڈگمگا سنبھل کے ہے

IV (الف): مثال کے مطابق، خاکے میں دیئے گئے الفاظ کے ہر پہلے حرف کو جوڑ کر ایک نیا لفظ بنایئے اور لکھیے۔

مثال

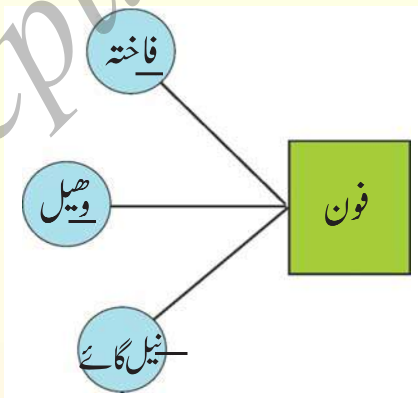

(1)

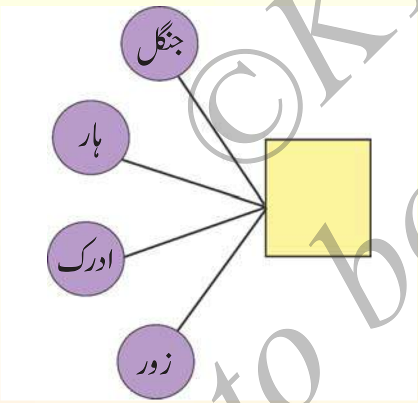

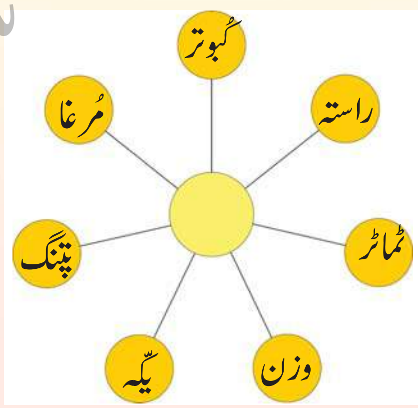

©KTBS
Not to be republished

(1)

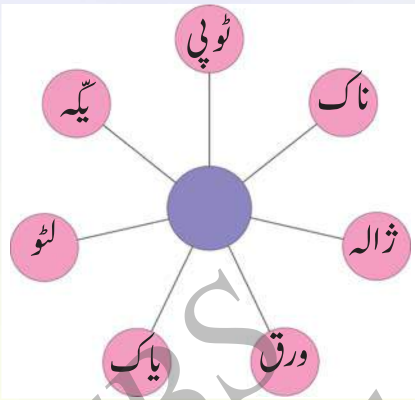

(ب): ان بے ترتیب حروف کو جوڑ کر صحیح لفظ آگے کے خانے میں لکھئے:

ے	پ	ڑ	ے	x	=	پیڑے
س	و	د	ت	x	=	
ا	ز	ا	ب	ر	=	
و	ن	ر	ک	x	=	

(ج) ان لفظوں کے حروف الگ الگ لکھئے۔

جیسے:-

نبیؐ	=	ن	ب	ی
رحم	=			

©KTBS
Not to be republished

حال = | | | |

چادر = | | | | |

جھاڑی = | | | | |

(د): مثال کے مطابق ان کے ہم معنی الفاظ لکھیے:

مثال = گلستان, چمن, باغ, گلشن

وطن =...

پربت =...

بیر =...

شیردل =...

پاسباں =...

(ھ): ان جملوں کا کنڑا زبان میں ترجمہ کیجیے:

(1) چارمینار حیدرآباد میں ہے۔

(2) دریادولت باغ سری رنگ پٹن میں ہے۔

(و): ان جملوں کا ترجمہ اردو زبان میں کیجیے:

(1) Golgumbaz is located at Bijapur

(2) Jaipur is the capital city of Rajasthan

©KTBS Not to be republished

ضمنی مضمون: مضمون پڑھئے اور نیچے پوچھے گئے سوالوں کے جواب لکھئے۔

عالم اسلام کا ماہر جہاز راں

عالم اسلام میں ابنِ ماجد ایک بے مثال ماہر جہاز راں کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں۔ان کا پورا نام شہاب الدین احمد ابن ماجد ہے لیکن ابن ماجد کے مختصر نام سے مشہور ہیں۔ابن ماجد کی پیدائش متحدہ عرب امارات کے راس الخیمہ میں 1432 اور 1437 کے درمیان ہوئی۔ان کے والد اور دادا دونوں مشہور جہاز راں تھے۔

ابن ماجد ایک عالم اور بہترین مصنف تھے۔ جہاز رانی کے اُصولوں اور قوانین پر انہوں نے عربی زبان میں اپنی مشہور کتاب ''کتاب الفوائد فی اُصول علم البحر والقواعد'' 1462 میں لکھی۔دراصل ابن ماجد دنیا کے اوّلین سائنس دان ہیں جنھوں نے بحری سائنس، جہاز رانی اور بحریات پر کثیر مواد فراہم کیا ہے۔ابن ماجد نے اپنی کتابوں میں بحرِ احمر، خلیج عرب،، بحر ہند، مغربی چین اور جنوب مشرقی ایشیاء کے سمندروں میں جہاز رانی سے متعلق نہایت مفید ہدایات قلم بند کی ہیں۔بحر قلزم پر لکھی تفصیلات کو دور حاضر کے ماہرین بحریات نے بہت سراہا ہے۔ابن ماجد نے حسب ضرورت موجودہ قطب نما میں بہت سی اختراعات سر انجام دیں جس کی بنا پر انہیں موجودہ قطب نما کا موجد مانا جاتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ واسکوڈی گاما افریقہ کے مشرقی ساحل، موجودہ کینیا کے قلمبندی بندرگاہ پر مشکلات کا سامنا کررہا تھا کیوں کہ بحرہ عرب کو پار کرنا آسان کام نہیں تھا۔1498ء میں اُس کی ملاقات ابن ماجد سے ہوئی جس نے نہ صرف واسکوڈی گاما کی رہنمائی کی بلکہ ناخدا ابن کراس کے جہاز کو افریقہ سے صحیح سلامت ہندوستان تک پہنچایا۔

ابن ماجد کے باپ دادا کو جہاز رانی میں مہارت کی بنا پر ''معلم'' کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔ جبکہ ابن ماجد کو بحروں کا جانشین ''اسدالبحر'' کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

سوالات:

۱) ابن ماجد کون تھے اوران کا پورا نام کیا تھا؟ ۲) ابن ماجد کی مشہور کتاب کونسی ہے؟

۳) ابن ماجد نے اپنی کتابوں میں کن کن سمندروں سے متعلق ہدایات قلمبند کی ہیں؟

۴) ابن ماجد نے واسکوڈی گاما کی کس طرح مدد کی؟

۵) ابن ماجد اوران کے باپ دادا کو کن القاب سے یاد کیا جاتا تھا؟

☆☆☆

©KTBS Not to be republished

سبق	اکائی
16	VIII

دستورِ ہند

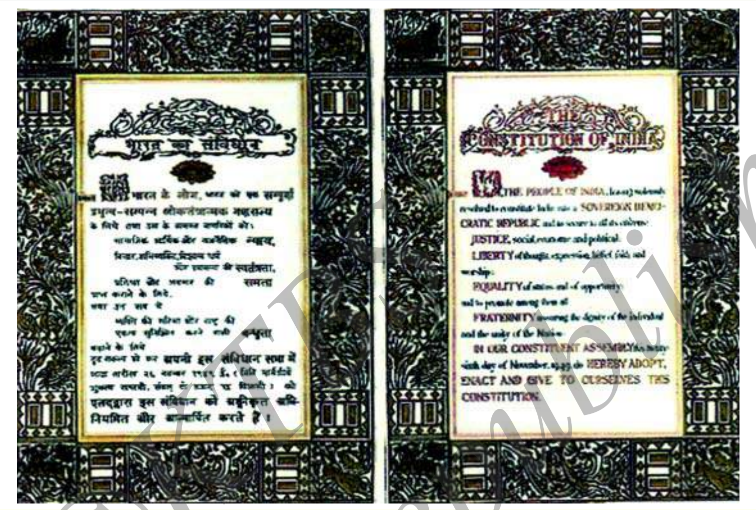

اِشارے:

کسی بھی ملک کی ترقی کا انحصار اُس مُلک کی طرزِ حکومت، دستور اور دستور پر عمل آوری پر ہوتا ہے۔ ملک کا دستور جس قدر پائیدار ہوگا اس ملک کی ترقی کی راہیں بھی اسی قدر مستحکم ہوں گی، ملک کے شہری بھی مستقل مزاجی پر گامزن ہوں گے۔

دستورِ ہند عملاً ایک مثالی دستور ہے۔ دستور کی نوعیت، ترتیب، پیش کش، نافذ العمل قوانین کی بنا پر دستورِ ہند کو دُنیا کے انتہائی عمدہ اور اعلیٰ دستوروں میں شمار کیا جا سکتا ہے۔

زیرِ مطالعہ مضمون میں دستورِ ہند کی چند خصوصیات کا مختصر تعارف پیش ہے جس کے مطالعہ سے بچّے دستورِ ہند کی حقیقت سے واقف ہوں گے۔

15، اگست 1947ء کو ہمارا ملک ہندوستان انگریزوں کی غلامی سے آزاد ہوا۔ ہمارے قائدین کے آگے سب سے بڑا سوال یہ تھا کہ ملک کے لئے کونسی طرزِ حکومت اپنائی جائے۔ کوئی بھی ملک محض ایک فرد

©KTBS Not to be republished

یا خاندان کے تحت نہیں چلتا۔ ہمارے ملک میں مختلف ملکوں کے باشندے بستے ہیں، جن کی زبانیں مختلف، مذاہب جُداگانہ، تہذیب وتمدّن الگ، چنانچہ فوری فیصلہ کرنا آسان کام نہیں تھا۔ ہمارے دور اندیش قائدین نے کافی غور وخوض کے بعد جمہوری طرز حکومت کو اپنایا۔اس طرز حکومت کو جمہوریت کہتے ہیں۔ جمہوریت ایک ایسی طرز حکومت ہے جو عوام کی، عوام کی جانب سے اور عوام کے لئے ہوتی ہے۔اس طرز

حکومت میں ملک کے ہر شہری کو اپنی پسند کی زندگی گزارنے اور اپنی پسند کی حکومت منتخب کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے۔ اس کے لئے چند اُصول، قاعدے اور قوانین کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ قاعدے اور قوانین دستور میں درج کئے جاتے ہیں۔ لہٰذا ہر ملک اپنا ایک خاص دستور اختیار کرتا ہے۔ دستور ایک بنیادی قانونی دستاویز ہوتا ہے جس کے مطابق کسی بھی ملک کی حکومت کام کرتی ہے یعنی دستور ملک کا قانون ہوتا ہے۔

آزادی کے بعد دستورِ ہند کی ترتیب کے لئے ایک دستور ساز مجلس تشکیل دی گئی۔ ڈاکٹر راجیند ر پرساد اس مجلس کے صدر اور ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر مُسّودہ مجلس کے صدر مقرر ہوئے۔ اس مجلس میں اراکین بھی تھے۔ جولائی 1946 میں دستور ساز مجلس کا پہلا اجلاس دہلی میں ہوا۔ 26 نومبر 1949 کو اس مجلس

نے دستور کا مُسّودہ مکمل کر لیا۔ 26 جنوری 1950 سے دستورِ ہند عمل میں آیا اور اس سے ہندوستان میں ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔ بطور یادگار ہر سال اس دن یعنی 26 جنوری کو یوم جمہوریہ کے نام سے قومی تہوار منایا جاتا ہے۔

دستورِ ہند ساری دنیا کا سب سے بڑا تحریری دستور ہے۔ دستور کی تیاری میں دو سال گیارہ مہینے اور اٹھارہ دن لگے۔ اس کے لئے گیارہ اجلاس منعقد ہوئے۔ دستورِ ہند کل 22 حصّوں، 395 دفعات اور 12 فہرستوں پر پھیلا ہوا ہے۔ دستورِ ہند میں ہر شہری کے بنیادی حقوق اور فرائض درج ہیں۔ ان پر باقاعدہ عمل کرنا حکومت اور ہر شہری کی ذمہ داری ہے۔ دستور ہند میں ہر ہندوستانی شہری کو ان حقوق کا یقین دلایا گیا ہے۔

©KTBS Not to be republished

جیسے............

1) مساوات کا حق

2) آزادی کا حق

3) استحصال کے خلاف آواز اُٹھانے کا حق

4) مذہبی آزادی کا حق

5) ثقافتی اور تعلیمی حق

6) دستوری چارہ جوئی کا حق

ان کے علاوہ حکومت ہند نے ایک قانون کے ذریعہ حقِ تعلیم کو بھی دستوری حقوق میں شامل کرلیا ہے۔اس حق کے مطابق 6 تا 14 سال کی عمر کے ہر بچّے کا تعلیم حاصل کرنا اس کا بنیادی اور لازمی حق ہے۔1976 میں حکومت ہند نے دستور میں 42ویں ترمیم کے ذریعہ دس شہری فرائض بھی شامل کیے۔ان پر عمل کرنا ہر ہندوستانی کا فرض ہے جس کے تحت ہر شہری....................

1) دستورِ ہند کے اُصولوں، قومی ترنگے، قومی ترانے اور قومی علامات کی عزّت کرے۔

2) اپنے ملک سے حُب الوطنی کا جذبہ رکھے۔

3) ملک میں قومی یکجہتی، امن وامان اور اتحاد قائم رکھے۔

4) آفات کے موقعہ پر ملک کی حفاظت کرنے میں حکومت کی مدد کرے۔

5) عوام کے درمیان بھائی چارگی کا جذبہ پیدا کرے۔

6) قومی تہذیب وتمدّن اور ادب کی حفاظت کرے۔

7) قدرتی وسائل جیسے معدنوں، پانی کے ذرائع، جنگلوں، جنگلی جانوروں اور دیگر جانداروں کی حفاظت کرے۔اُن کی ترقی کی راہیں ہموار کرے۔

8) انسانیت کی قدر کرے اور سائنسی رجحان پیدا کرے۔

©KTBS Not to be republished

9) عوامی جائداد کی حفاظت کرے اور امن قائم رکھے۔

10) ملک کی ترقی میں مدد کرے۔

ہر ہندوستانی کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ دستورِ ہند میں شامل تمام اصولوں اور قوانین کا احترام کرے اور اپنے فرائض کو بخوبی انجام دے۔ ملک میں قومی یکجہتی، امن وامان، اتحاد و اتفاق اور قومی جذبے اور حُبُ الوطنی کو فروغ دینے میں مدد کرے، تب کہیں کر ہمارا ملک ''سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا'' بن پائے گا۔

©KTBS Not to be republished

دنیا کے مختلف ممالک کی اعلیٰ ترین قانون ساز مجالس کو مختلف ناموں سے یاد کیا جاتا ہے

شمارہ نمبر	ملک کا نام	اعلیٰ ترین قانون ساز مجلس	انگریزی میں
1	ہندوستان	پارلیمان	Parliament
2	ارجن ٹینا	نیشنل کانگریس	National Congress
3	آسٹریلیا	فیڈرل پارلیمان	Federal Parliament
4	برطانیہ	پارلیمان	Parliament
5	سری لنکا	کانگریس	Congress
6	ایران	مجلس	Majlis
7	جاپان	ڈائٹ	Diet
8	نیپال	نیشنل پنچایت	National Panchayat
9	جنوبی افریقہ	ہاوز آف اسمبلی	House of Assembly
10	امریکہ	کانگریس	Congress

الفاظ و معنی:

قائد	=	سالار، سردار، لیڈر
طرزحکومت	=	طورطریقہ، قانون، نظام حکومت
شہری	=	باشندہ، کسی ملک میں رہنے والی عوام
دُوراندیش	=	عقل مند، دانا
تشکیل	=	شکل دینا، ترتیب دینا
منتخب	=	انتخاب کرنا، چُننا
دستاویز	=	تحریری شکل میں محفوظ مواد
اجلاس	=	بیٹھک، میٹنگ
رجحان	=	میلان، جھکاؤ
دَفعہ	=	قانون
فہرست	=	قانونی تفصیل
دستُورساز	=	دستور تیار کرنے والی، دستور بنانے والی
استحصال	=	زیادتی، حاصل کرنا
چارہ جوئی	=	فریاد کرنا
ترمیم	=	تبدیلی، اِصلاح، دُرستی
حب الوطنی	=	وطن سے محبت
آفات	=	مصیبتیں ، آفت کی جمع
وسائل	=	ذرائع ، وسیلہ کی جمع

©KTBS
Not to be republished

I (الف): ان سوالوں کے ایک یا دو جملوں میں جواب لکھئے:

۱) ہمارا طرزِ حکومت کونسا ہے؟

۲) جمہوری طرزِ حکومت کسے کہتے ہیں؟

۳) دستور کے کیا معنی ہیں؟

۴) دستورِ ہند کتنے عرصہ میں مکمل ہوا؟

۵) دستورِ ہند کے عمل کو یادگار بنانے کے لئے کیا کیا جاتا ہے؟

۶) حقِ تعلیم کیا ہے؟

(ب): ان سوالوں کے جواب تین تا چار جملوں میں لکھئے:

۱) آزادی کے بعد ہمارے قائدین نے کونسا طرزِ حکومت اپنایا اور کیوں؟

۲) دستورِ ہند کی اہم خصوصیات بیان کیجئے۔

۳) دستورِ ہند کن اہم مراحل سے گزرا اور کب مکمل ہوا؟

۴) دستورِ ہند میں کن حقوق کی یقین دہانی کی گئی ہے؟

۵) دستورِ ہند میں شامل کسی پانچ فرائض کی نشاندہی کیجئے؟

II (الف): جدول میں دئے گئے۔ الفاظ میں سے ایک دوسرے کی واحد اور جمع پہچان کر لکھئے:

مجلس	دلائل	حقوق	مُسودہ	دستاویز	صُدور	فرض	اشکال	احکام	اراکین	دفعہ
فرائض	صدر	مسودات	شکل	حکم	رکن	مجالس	دستاویزات	دلیل	دفعات	حق

©KTBS Not to be republished

(ب): جدول میں دئے گئے الفاظ سے مذکر و مونث علاحدہ کیجئے:

تشکیل	مجلس	دستور	دلیل	رکن	طرز	شہری	اختیار	شہرت	مسودہ

III (الف): جوڑ لگایئے:

(الف)		(ب)	
١)	دستور ساز مجلس کا پہلا اجلاس	a)	دستور ہند عمل میں آیا
٢)	دستور ساز مجلس کے صدر	b)	تحریری دستور
٣)	دستور ساز مسودہ مجلس کے صدر	c)	دستور ساز مجلس نے دستور کا مسودہ مکمل کیا
٤)	26 نومبر 1949	d)	ڈاکٹر راجیندر پرساد
٥)	26 جنوری 1950	e)	ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر
٦)	دستور ہند دنیا کا سب سے بڑا	f)	جولائی 1946 میں دلّی میں ہوا۔

(ب): ان واقعات کو تاریخ کے لحاظ سے ترتیب سے لکھئے:

١) دستور ہند عمل میں آیا۔

٢) دستور ہند مجلس کی تشکیل ہوئی۔

٣) دستور ہند کا مسودہ مکمل ہوا۔

٤) ہندوستان انگریزوں کی غلامی سے آزاد ہوا۔

٥) دستور ساز مجلس کا پہلا اجلاس۔

©KTBS Not to be republished

(ج): الفاظ کو مناسب ترتیب سے جوڑ کر جملے صحیح کیجئے:

۱) ہوتا ہے اپنی پسند کی حق منتخب ہر حکومت کرنے کا شہری کو حاصل
۲) مجلس دستور ساز گئی دی تشکیل ترتیب کی دستور کے ہند لئے ایک
۳) ہند دستور سب سے دنیا بڑا تحریری دستور ہے ساری کا
۴) ہیں حقوق بنیادی فرائض اور ہند دستور شہری کے تمام میں درج

(د): مذکر اور مونث کے مطابق جملے درست کیجئے:

۱) امجد اسکول جاتی ہے
۲) ثمینہ گیند پھینکتا ہے۔
۳) مُرغی بانگ دے رہی ہے۔
۴) زمین سورج کے اطراف گھومتا ہے۔
۵) بنگلورو میں بڑے بڑے عمارتیں ہیں۔

IV (الف): کام کی مناسبت سے پیشہ وروں کے نام لکھے:

(درزی، لوہار، موچی، جلاہا، کمہار، بھنگی، بڑھئی، تیلی)

۱) ....مٹّی کے برتن بناتا ہے۔
۲) ....جوتے بناتا ہے۔
۳) ....کپڑے بنتا ہے۔
۴) ....گندگی صاف کرتا ہے۔
۵) ....تیل نکالتا ہے۔
۶) ....لوہے کے اوزار بناتا ہے۔
۷) ....لکڑی کی اشیا بناتا ہے۔
۸) ....کپڑے سیتا ہے۔

©KTBS Not to be republished

(ب): مُعَمّہ حل کریں

جدول میں چند حروف دئے گئے ہیں۔ ان حروف میں چند کھیلوں کے نام پوشیدہ ہیں۔ اشاروں کی مدد سے ان کھیلوں کو تلاش کریں اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ خوب کھیلیں۔

ک	گ	ف	ٹ	ب	ا	ل	ا	ب	ڈ
ک	و	ظ	ل	ٹ	ب	ی	ب	گ	ر
ب	ل	ر	ب	ی	ڈ	م	ن	ٹ	ن
ڈ	ف	آ	ہ	م	ش	ی	ک	ا	ہ
ی	چ	ت	گ	ٹ	ب	م	ظ	ع	و
و	ش	خ	د	ک	س	ٹ	ر	خ	پ
گ	ن	ش	ن	ر	غ	ٹ	ی	ن	س
م	ڑ	ک	ق	ک	ر	ض	ا	ٹ	ل
ش	ط	ر	ن	ج	ے	ن	ص	ی	ا
خ	ز	ف	آ	ء	س	ہ	ا	ک	ی

اشارے: اُوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر = کرکٹ، کبڈی، گولف

دائیں سے بائیں۔ اور بائیں سے دائیں

فٹ بال، بیڈمنٹن، رگ بی، ہاکی، ٹینس، آئس ہاکی، شطرنج

©KTBS Not to be republished

قواعِد

اسم علم

اِسمِ علم کی پانچ قسمیں ہیں۔(1) خطاب (2) تخلّص (3) عرف (4) لقب (5) کُنیت

(1) خطاب = خطاب وہ نام ہے جو سرکار، قوم یا کسی جماعت کی جانب سے کسی شخصی عزّت افزائی کی غرض سے دیا جاتا ہے۔

جیسے خان بہادر، سر، شمس العلماء، بھارت رتن، پدم شری، پدم بھوشن، پدم وبھوشن وغیرہ۔
قوم کی جانب سے دیئے جانے والے خطابات قائداعظم۔ قائد ملّت۔ محسن ملّت وغیرہ۔
کسی یونیورسٹی کی جانب سے دیئے جانے والے خطابات میں مولوی فاضل۔ منشی فاضل وغیرہ۔ یہ خطابات لائق اور قابل لوگوں کو دیئے جاتے ہیں۔

(2) تخلص = وہ خاص نام جو شاعر اپنے کلام میں پورے نام کے عوض استعمال کرتا ہے۔
جیسے : اسداللہ خان غالبؔ۔ میر تقی میرؔ۔ مرزا محمد رفیع سوداؔ۔ نظیرؔ اکبرآبادی۔ وغیرہ اس شعر کو غور سے پڑھیں۔

غالبؔ، اپنا یہ عقیدہ ہے بقول ناسخؔ آپ بے بہرہ ہے جو معتقد میرؔ نہیں

اس شعر میں تین شعراء غالبؔ، میر تقی میرؔ اور ناسخؔ کا تخلص استعمال ہوا ہے۔

(3) عُرف = وہ خاص نام ہے جو اصل نام کے عوض مشہور ہو جاتے ہیں،
جیسے کلّو، نازو، صابو لال میر لال، شیخو، پیارو، باشو وغیرہ۔

(4) لقب = وہ نام ہے جو کسی خاص صفت کی وجہ سے مشہور ہو جائے۔
جیسے کلیم اللہ، خلیل اللہ، ذبیح اللہ وغیرہ۔
حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لقب کلیم اللہ تھا۔ جس کے معنی اللہ سے بات کرنے والا۔

(5) کُنیت = وہ خاص نام جو ماں باپ یا بیٹے کے تعلق سے یا کسی خاص وجہ سے مشہور ہو جائے۔
جیسے: ابوالقاسم، ابوطالب، ابوالکلام، ابن حسین، بنت زہرہ وغیرہ۔ کنیت کا رواج ہندوستان میں نہیں ہے یہ عربی ممالک میں خاص ہے۔

©KTBS Not to be republished

ضمنی مضمون: عبارت پڑھ کر نیچے پوچھے گئے سوالوں کے جواب لکھئے، مناسب عنوان تجویز کریں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ دمشق میں ایسا سخت قحط پڑا کہ لوگ دانے دانے کو ترسنے لگے۔ ہر طرف پریشان حال لوگ بھوک سے ایڑیاں رگڑتے نظر آتے۔ کھیتیاں اور باغ اجڑ گئے۔ یہاں تک کہ کنووں اور چشموں کا پانی سوکھ گیا۔ دمشق میں میرا ایک دوست تھا جسے اللہ نے ہر قسم کی نعمتیں کثرت سے دے رکھی تھیں۔ اس کے گھر میں دولت کی ریل پیل تھی۔ قحط کے دنوں میں اس سے میری ملاقات ہوئی تو میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ ہڈیوں کا ڈھانچہ بنا ہوا ہے۔ میں نے پوچھا کہ دوست تم پر کیا مصیبت پڑی کہ سوکھ کر کانٹا ہو گئے ہو۔ اس نے خشم آلود ہو کر جواب دیا کہ تمہیں دکھائی نہیں دیتا کہ خلق خدا کس مصیبت میں گرفتار ہے۔ آخر جان بوجھ کر انجان بننے سے کیا فائدہ؟

میں نے کہا کہ بھائی قحط کا حال مجھے معلوم ہے۔ لیکن میں یہ نہیں سمجھ سکا کہ اس کا اثر تجھ جیسے آسودہ حال آدمی پر کیسے پڑ سکتا ہے؟ زہر اس جگہ اثر کرتا ہے جہاں تریاق نہیں ہے۔ قحط سے تو نادار ہی مرتے ہیں۔ جن کو اللہ نے سب کچھ دے رکھا ہے اُن پر اس کا کیا اثر ہو سکتا ہے۔ آخر بطخ کو طوفان کے پانی سے کیا خطرہ ہو سکتا ہے؟

میرے دوست نے رنجیدہ ہو کر میری طرف ایسے دیکھا جیسے ایک عالم جاہل مطلق کو دیکھتا ہے اور پھر کہا کہ اے دوست کوئی انسان کنارے پر ہو لیکن اس کے دوست دریا میں ڈوب رہے ہوں تو اس کو کیسے چین آ سکتا ہے۔ میرا چہرہ بے سروسامانی کی وجہ زرد نہیں ہے بلکہ بے کس لوگوں کی مُصیبت اور غم نے میرا دل توڑ دیا ہے۔ جب میں دیکھتا ہوں کہ لوگ روٹی کے ایک ایک لقمے کو ترس رہے ہیں تو میرے حلق میں لقمہ زہر بن جاتا ہے۔ یہ کہاں کی انسانیت ہے کہ لوگ روکھی سوکھی روٹی کو ترسیں اور میں مُرغن غذائیں کھاؤں، خدا نے مجھے دولت اس لئے نہیں دی کہ اپنا جسم پالتا رہوں اور محتاجوں کی طرف سے آنکھیں بند کر لوں۔ ایسے دولت مند پر لعنت ہے جو اپنی دولت اللہ کے بندوں کی حاجتیں پوری کرنے پر صرف نہیں کرتا۔

سوالات:

۱) قحط کی وجہ سے دمشق کی کیا حالت تھی؟ ۲) دمشق کے امیر دوست کو دیکھ کر اس کے دوست پر کیا اثر پڑا؟

۳) امیر دوست نے اپنے دوست کو کیا جواب دیا؟ ۴) اس واقعہ سے ہمیں کیا سبق حاصل ہوتا ہے؟

☆☆☆

©KTBS Not to be republished

اکائی
IX

سبق
17

صبح کی آمد

©KTBS Not to be republished

اِشارے :

اللہ تبارک وتعالیٰ نے کائنات کے کاروبار کو حُسن وخوبی برقرار رکھنے کی غرض سے نظام الاوقات کا بھی اہتمام کیا ہے۔ کائنات کا یہ نظام اللہ تعالیٰ کے اسی فرمان پر قائم ودائم ہے۔ اس نے چاند، سُورج، زمین وآسمان، پہاڑ وسمندر بنا کر کائنات کے حسن میں اضافہ ہی نہیں کیا ہے بلکہ اِن کو اور زیادہ سنوارنے اور سجانے کے انتظامات بھی کیے ہیں۔ قدرت کی اسی کاریگری کی نشاندہی کو شاعرانہ انداز میں پیش کرنے کو فطری شاعری کہتے ہیں۔

زیرِ مطالعہ نظم میں شاعر نے نہایت خوبصورت اور دلکش انداز میں قدرت کی اس کاریگری کا بہترین نقشہ کھینچا ہے۔ نظم فطری شاعری کی ایک عمدہ مثال ہے۔

خبر دن کے آنے کی میں لا رہی ہوں
اُجالا زمانے میں پھیلا رہی ہوں
بہار اپنی مشرق سے دِکھلا رہی ہوں
پُکارے گلا صاف چلّا رہی ہوں
اُٹھو سونے والو کہ میں آرہی ہوں

اذاں پر اذاں، مرغ دینے لگا ہے
خوشی سے ہر اک جانور بولتا ہے
درختوں کے اُوپر عجب چہچہا ہے
سہانا ہے وقت اور ٹھنڈی ہوا ہے
اُٹھو سونے والو کہ میں آرہی ہوں

یہ چڑیاں جو پیڑوں پہ ہیں غل مچاتی
اِدھر سے اُدھر اُڑکے ہیں آتی جاتی
دُموں کو ہلاتی، پروں کو پھلاتی
مری آمد آمد کے ہیں گیت گاتی
اُٹھو سونے والو کہ میں آرہی ہوں

ہوئی مجھ سے رونق پہاڑ اور بن میں
ہر اک ملک میں دیس میں ہر وطن میں

©KTBS
Not to be republished

کھلاتی ہوئی پھول آئی چمن میں
بجھاتی ہوئی شمع کو انجمن میں
اُٹھو سونے والو کہ میں آ رہی ہوں

پجاری کو مندر کے میں نے اٹھایا
موذن کو مسجد کے میں نے جگایا
بھٹکے مسافر کو رستہ بتایا
اندھیرا گھٹایا ، اجالا بڑھایا
اُٹھو سونے والو کہ میں آ رہی ہوں

لو ہو شیار ہو جاؤ اور آنکھ کھو لو
نہ لو کروٹیں اب نہ بستر ٹٹو لو
خدا کو کرو یاد اور مُنہ سے بولو
بس اب خیر سے اٹھ کے منہ ہاتھ دھولو
اُٹھو سونے والو کہ میں آ رہی ہوں

الفاظ ومعنی:

چہچہا = چڑیوں کا خوشی سے ایک ساتھ مل کر آواز نکالنا
سہانا = دِل پسند، بھلا معلوم ہونے والا
پھلانا = پھیلانا، پر کھولنا
آمد = آنا

©KTBS
Not to be republished

بہار	=	رونق
اذان	=	بانگ
انجمن	=	محفل
بَن	=	جنگل
بھٹکنا	=	راستہ بُھولنا
غل مچانا	=	مل جل کر شور مچانا
آنکھ کھولنا	=	جاگنا، ہوش سنبھالنا
خبر دینا	=	اعلان کرنا

ذومعنی الفاظ:

بہار	=	رونق
بہار	=	موسم کا نام
اذان	=	بانگ
اذان	=	نماز کے لئے مسجد سے موذن کا بُلانا

I (الف): اِن سوالوں کے جواب ایک یا دو جملوں میں لکھئے:

۱) صبح کونسی خبر لا رہی ہے؟

۲) صبح کی آمد سے زمانے میں کیا پھیل رہا ہے؟

۳) چڑیاں درختوں پر کیا کر رہی ہیں؟

۴) صبح کی آمد سے کس کی رونق بڑھ جاتی ہے؟

۵) صبح کس کو راستہ بتلاتی ہے؟

۶) سونے والوں کو صبح کیا پیغام دے رہی ہے؟

©KTBS Not to be republished

(ب): اِن سوالوں کے جواب تین تا چار جملوں میں لکھئے:

۱) شاعر نے صبح کی آمد کا کن الفاظ میں ذکر کیا ہے؟

۲) مرغ اور دوسرے پرندوں پر صبح کی آمد کا کیا اثر پڑ رہا ہے؟

۳) صبح کی آمد کا اثر کہاں کہاں دکھائی دیتا ہے؟

۴) نظم صبح کی آمد سے کیا سبق حاصل ہوتا ہے؟

II (الف): جدول میں دئے گئے الفاظ سے ایک دوسرے کی واحد اور جمع علاحدہ کیجئے:

اذان	مندر	اوقات	مرکبات	کمالات	پرندے	خوشیاں	گُل	اسماء
وقت	خوشی	گُل	اذانین	کمال	مرکب	منادر	پرندہ	اسم

(ب): جدول میں دئے گئے الفاظ سے ایک دوسرے کی ضد پہچان کر لکھئے:

جاندار	روشن	مغرب	بہار	سفیدی	گھٹانا	خیر	سُلانا
بڑھانا	سیاہی	خزاں	شر	بے جان	تاریک	جگانا	مشرق

(ج): جدول میں دئے گئے الفاظ سے مذکر اور مونث علاحدہ کیجئے:

صبح	آمد	مشرق	موسم	کلی	راستہ	کانٹا	ٹہنی	شجر	یاد

©KTBS Not to be republished

(د): خانہ پُری کیجئے:

۱) اذاں پر اذاں................دینے لگا ہے
۲) یہ.................جو پیڑوں پہ ہیں غل مچاتی
۳) ہوئی مجھ سے.................پہاڑ اور بن میں
۴) بجھاتی ہوئی.....................کو انجمن کی
۵) لو ہوشیار ہو جاؤ اور..................کھولو

III (الف) "الف" اور "ب" میں جوڑ لگائیے:

"الف"			"ب"
۱)	خبر دن کے آنے کی میں لا رہی ہوں	a)	ہر اک ملک میں، دیس میں، وطن میں
۲)	اذاں پر اذاں، مرغ دینے لگا ہے	b)	مؤذن کو مسجد کے میں نے جگایا
۳)	یہ چڑیاں جو پیڑوں پہ ہیں غل مچاتی	c)	بس اب خیر سے اٹھ کے منہ ہاتھ دھولو
۴)	ہوئی مجھ سے رونق پہاڑ اور بن میں	d)	خوشی سے ہر اک جانور بولتا ہے
۵)	پجاری کو مندر کے میں نے اٹھایا	e)	اُجالا زمانے میں پھیلا رہی ہوں
٦)	خدا کو کرو یاد اور منہ سے بولو	f)	ادھر سے ادھر اڑ کے ہیں آتی جاتی

(ب): قوسین میں دئے گئے الفاظ سے مناسب لفظ چن کر مصرع مکمل کیجئے:

۱) درختوں کے.................عجب چہچہا ہے (نیچے، اُوپر)
۲) مری آمد.................کے گیت گاتی (آمد، رفت)
۳) پُجاری کو................کے میں نے اٹھایا (مسجد، مندر)
۴) خبر..................کے آنے کی میں لا رہی ہوں (دوپہر، دن)
۵) نہ لو کروٹیں اب نہ.................ٹٹولو (پلنگ، بستر)

©KTBS Not to be republished

(ج): صحیح ترتیب سے مصرعے درست کیجئے ۔

۱) آرہی، ہوں، سونے، میں، والو، اُٹھو، کہ

۲) ہے، ہوا، سہانا، ٹھنڈی، وقت، اور، ہے

۳) بن، میں، رونق، مجھ، پہاڑ، سے، ہوئی، اور

۴) مسجد کو، جگایا، موذن، کے، میں، نے

۵) یاد، خدا، مند، بولو، سے، کو، کرو، اور

(د): دائرے میں دیے گئے لفظ ''اہل'' کا استعمال کرتے ہوئے مثال کے مطابق مرکب الفاظ بنایئے۔

مثال= اہل+علم = اہل علم

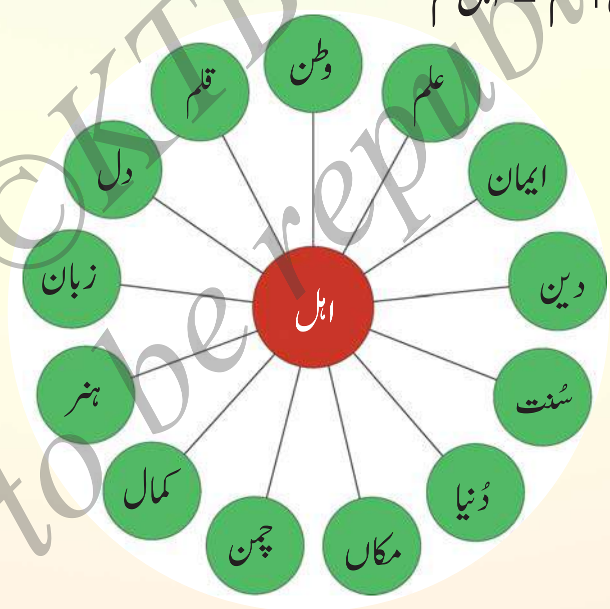

۱)اہل	۵)	۱۰) ....
۲)	۶)	۱۱) ....
۳)	۷)	۱۲) ....
۴)	۸)	

©KTBS Not to be republished

IV مُعمّہ حل کریں:

(الف):

جدول میں چند حُروف دےئے گئے ہیں۔ان حروف میں پھلوں کے نام پوشیدہ ہیں۔اشاروں کی مدد سے ان پھلوں کو تلاش کریں اور خوب مزے لے کر کھائیں اور اپنے ساتھیوں کو بھی کھلائیں۔

ل	د	ز	ا	ن	گ	و	ر	گ	خ
خ	ز	ب	و	ز	ہ	ت	م	ذ	و
ع	ن	م	ج	ب	ش	خ	ذ	م	ب
ض	پ	س	ا	م	ا	ل	ٹ	ا	ا
ش	ج	ض	م	ک	م	ز	ح	ٹ	ن
م	غ	ی	ن	ف	ی	پ	ش	چ	ی
ت	ر	ب	و	ز	ق	ج	س	ن	ع
آ	م	ل	غ	ج	ا	ٹ	ی	ض	ف
ن	ا	ش	پ	ا	ت	ی	ب	خ	ظ
ط	ر	ق	و	ل	د	و	ر	م	ا

اشارے:

☆...... اُوپر سے نیچے :خوبانی۔ جامُن ، سیب

☆......دائیں سے بائیں اور بائیں سے دائیں: امرود،انگور،تربوز،خربوزہ،ناشپاتی،آم،مالٹاہ

©KTBS Not to be republished

(ب): عام بول چال میں استعمال ہونے والے ان جملوں کو صحیح اُردو میں لکھئے:

۱) کلبرگی کے حضرت بندہ نواز کی درگا میں بلّا کے ادمیاں آتیں۔

۲) ادمی پہلے جانور تھا سو کتے۔

۳) ہماری آپا کی شادی میں مرد مانیاں سے زیادہ بائیکاں آئے تھے۔

۴) انتحان میں پاس ہونا تو پورے سبقاں پڑنا پڑتائے۔

(ج): ان انگریزی جملوں کا ترجمہ کنڑا زبان میں کیجئے:

(1) We are Indians.

(2) Urdu is our Language.

(3) Tricolour is Our National Flag.

(4) Tiger is our National animal.

(د): ان کنڑا جملوں کا ترجمہ اردو زبان میں کیجئے:

(1) ಕುವೆಂಪು ನಮ್ಮ ರಾಷ್ಟ್ರ ಕವಿ.

(2) ಮೈಸೂರಿನ ಅರಮನೆ ತುಂಬ ಸುಂದರವಾಗಿದೆ.

©KTBS Not to be republished

ضمنی مواد:

نظم پڑھئے اور نیچے پوچھے گئے سوالوں کے جواب لکھئے:

ہمالہ کی چاندی

ہمالہ کی چاندی پگھلتی رہے
مرے گھر میں گنگا اُبلتی رہے
یہ گاندھی، یہ گوتم کی پیاری زمیں
ہمیشہ جواہر اُگلتی رہے

اہمسا کا اب بول بالا رہے
ترنگے کا جگ میں اُجالا رہے

حسیں آج کتنی ہے میری زمیں
کہو تم نے دیکھی ہے ایسی کہیں
یہ صورت یہ تنویر جمہوریت
نظر آج رُخ پر ٹھہرتی نہیں

قسم کھا کے کہتا ہوں اے میری ماں
میں اونچا رکھوں گا تیرا یہ نشاں

مری زندگی ہوگی تیرے لئے
مری بندگی ہوگی تیرے لئے
یہی فخر کیا کم ہے میرے لئے

©KTBS Not to be republished

مرے خوں کی سرخی ہے تیرے لئے
مری ماں تو مجھ سے بھی کچھ کام لے
ضرورت ہو میری تو آواز دے

سلامت رہیں میرے گنگ و جمن
یہ اجمیر و کاشی کی بانکی پھبن
ایلورا، اجنتا کا رنگیں سہاگ
سلامت رہے میرا پیارا وطن

سدا تیری رنگینی قائم رہے
بہاروں کی دنیا یہ دائم رہے

سلیمان خطیبؔ

©KTBS
Not to be republished

سوالات:

۱) ہمالہ کی چاندی پگھلنے کا کیا مطلب ہے؟
۲) شاعر کی نظریں رخ پر کیوں ٹھہر نہیں پا رہی ہیں؟
۳) تیسرے بند میں شاعر نے کن امنگوں کا اظہار کیا ہے؟
۴) آخری بند میں شاعر نے کن کن مقامات کا ذکر کیا ہے اور کیوں؟

☆☆☆

اکائی	سبق
IX	18

وِلیم شیکسپیئر

©KTBS Not to be republished

اِشارے:

آج دنیا میں انگریزی کثرت سے بولی، سمجھی، پڑھی اور لکھی جانے والی زبان ہے،انگریزی زبان کو یہ ترقی ،سال یا دو سال میں حاصل نہیں ہوئی۔ دیگر زبانوں ہی کی طرح انگریزی زبان کو بھی اس مقام پر پہنچنے کے لئے سینکڑوں سال کا فاصلہ طے کرنا پڑا۔عام لوگوں نے اپنی روزمرّہ زندگی میں برسوں اس زبان کا کثرت سے استعمال کیا۔میدان تعلیم میں اساتذہ،طلبا و طالبات نے اس کو اپنایا،اُدباء وشعرا نے اس زبان کو سنوارا اور سجایا، ناقدین نے پرکھا، جانچا اور محققین نے اسے خوبصورت نگینوں سے سجایا۔تب کہیں جا کر اس زبان کو یہ مقام و مرتبہ حاصل ہوا ہے۔

انگریزی زبان کے ان ہی ادیبوں میں ولیم شیکسپیئر کا نام عالمی سطح پر سرِ فہرست آتا ہے۔

ولیم شیکسپیئر کی ادبی خدمات کو دنیا آج بھی نہایت ادب و احترام سے دیکھتی ہے۔آیئے ولیم شیکسپیئر سے متعلق آج چند اہم معلومات حاصل کریں گے۔

ولیم شیکسپیئر انگریزی زبان کے ایک عظیم اداکار، ڈراما نگار اور شاعر تھے۔ اُن کی پیدائش 1564ء میں 'سٹراٹ فورڈ' کے ایک چھوٹے سے گاؤں 'آوان' میں ہوئی۔ اُن کے والد 'جان شیکسپیئر' ایک تاجر تھے۔ والدہ 'میری آرڈن' ایک خانہ دار خاتون تھیں۔ ولیم شیکسپیئر کے والد کو اُن کے گاؤں میں عزّت کی نگاہوں سے دیکھا جاتا تھا۔ ولیم شیکسپیئر نے ابتدائی تعلیم سٹراٹ فورڈ کے گرام اسکول میں حاصل کی۔ اس مدرسہ میں انہوں نے رومی، یونانی، اور لاطینی زبانیں سیکھیں۔

ولیم شیکسپیئر بچپن ہی سے ایک حوصلہ مند انسان تھے۔ وہ دنیا میں اپنی ہی ایک پہچان بنانا چاہتے تھے۔ اُن دِنوں انگلستان میں ایلزبیتھ کی حکومت تھی۔ تھیئٹر کی شہرت بھی بلندیوں پر تھی۔ اس دور کو انگریزی زبان وادب کا سنہری دور کہا جاتا ہے۔

ولیم شیکسپیئر بھی اس سے متاثر ہوئے۔ انہوں نے ایک ڈراما کمپنی میں داخلہ لے لیا اور 1592ء تک ایک کامیاب اداکار کی حیثیت سے اپنی پہچان بنالی۔ اُسی دوران انہوں نے ڈراما نگاری پر بھی توجہ دی اور ڈرامے لکھنے لگے۔ 1595ء میں لارڈ چیمبر لینس مین کی ڈراما کمپنی میں ایک حصّہ دار بن گئے۔ اس کمپنی کے لئے انہوں ے خود ڈرامے لکھے۔ اُن ڈراموں نے تھیئٹر کی دنیا میں خوب شہرت حاصل کی۔

ولیم شیکسپیئر کا مقصد اِن ڈراموں کے ذریعے اِنسانی جذبات جیسے خلوص و وفا، خوشی وغم، دوستی اور محبت کے ساتھ ساتھ اِنسانی اَقدار جیسے نیکی و بدی، اِطاعت وفرماں برداری وغیرہ معاملات کو فروغ دینا تھا۔

تاریخی واقعات اور سماجی معاملات ان کے ڈراموں کے موضوع ہوا کرتے تھے۔ جاندار مکالموں کے ذریعہ شیکسپیئر نے اپنے ڈراموں کے کرداروں کو زندہ جاوید بنادیا ہے۔ چار سو سال بعد آج بھی اُن کے لکھے ڈرامے انگریزی زبان وادب کی رُوح ہیں۔ ہر عام وخاص کے دل ودماغ پر چھائے ہوئے ہیں۔

ولیم شیکسپیئر نے کُل 37 ڈرامے لکھے۔ یہ ڈرامے تاریخی، سماجی اور رُوحانی معاملات پر مبنی ہیں۔ ان

©KTBS Not to be republished

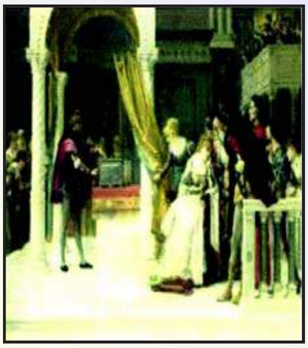

میں ایسے بھی ہیں اور طربیے بھی، ہملیٹ، اوتھیلو، رومیو اور جولئیٹ، جُولیئس سینزر، میکبتھ، اینٹونی، قلوپطرہ

مرچنٹ آف وینیس، کنگ لیئر وغیرہ کو آج بھی عالمگیر شہرت حاصل ہے۔ شاعر کی حیثیت سے ولیم شیکسپئیر نے 154 سانیٹ کے علاوہ چند بہترین نظمیں بھی لکھی ہیں۔ ان ڈراموں اور ان کی شاعری نے انگریزی زبان وادب کی دنیا میں ولیم شیکسپئیر کو لافانی شخصیت بنا دیا ہے۔

ایک کامیاب انسان کی حیثیت سے ولیم شیکسپئیر اپنی جائے پیدائش 'سٹراٹ' لوٹے۔ بہ عمر 52 سال 1616ء میں انتقال کیا۔

الفاظ و معنی:

دیگر	=	دوسری
صدیاں	=	سینکڑوں برس، (ایک سو سال کی ایک صدی ہوتی ہے)
روزمرّہ	=	روزانہ گزرنے والی، ہمیشہ
ادَباء	=	ادیب کی جمع (عِلم وادب سے واقف)
نامور	=	مشہور و معروف
ادب	=	زبان سے متعلق عِلم، قاعدہ، عزت
عظیم	=	بڑا، جس کی قدر کی جاتی ہو
فروغ	=	ترقی
واقعہ	=	ماجرا، خبر، حال
موضوع	=	مضمون
مکالمے	=	دو یا دو سے زیادہ آدمیوں کے درمیان آپس میں ہونے والی بات چیت
کردار	=	ڈرامہ میں واقعہ یا بات چیت ادا کرنے والے افراد، اداکار

©KTBS Not to be republished

المیہ	=	ایسی نظم، نثر یا ڈرامہ جس کا انجام درد بھرا ہو۔
طربیہ	=	ایسی نظم، نثر یا ڈرامہ جس کا انجام خوشی و مسرت سے بھرا ہو۔
سانیٹ	=	انگریزی زبان کی وہ نظم جس میں کسی خیال تصور یا جذبے کو پیش کیا گیا ہو۔

مُرکّبات:

ڈراما نگار	=	ڈراما لکھنے والے
خانہ دار	=	گھر کی دیکھ ریکھ کرنے والے
عالمگیر	=	دنیا بھر میں پھیلا ہوا،
جائے پیدائش	=	وہ جگہ جہاں کسی کی پیدائش ہوئی ہو۔
حصّہ دار	=	شریک کار، ساجھے دار، ساتھی
حوصلہ مند	=	ہمت والے
سرفہرست	=	فہرست میں سب سے اُوپر
لافانی	=	کبھی نہ مٹنے والے، کبھی نہ فنا ہونے والے

غور کیجئے:

اِن الفاظ پر غور کیجئے جو ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ آتے ہیں۔ کبھی کبھار یہ ایک دوسرے کی ضد بھی ہوتے ہیں۔ مثلاً

خلوص و وفا	دل و دِماغ	خوشی و غم
خلوص و محبت	اِطاعت و فرماں برداری	زبان و ادب
دوستی و محبت	نیک و بد	شب و روز

I (الف): اِن سوالوں کے جواب ایک یا دو جملوں میں لکھئے:

۱) دنیا میں کثرت سے بولی اور سمجھی جانے والی زبان کونسی ہے؟

۲) ولیم شیکسپیئر کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

©KTBS
Not to be republished

۴) ولیم شیکسپیئر کی ابتدائی تعلیم کہاں ہوئی ؟
۵) ولیم شیکسپیئر نے بچپن میں کون کونسی زبانیں سیکھیں؟
٦) ولیم شیکسپیئر کے زمانے میں انگلستان میں کس کی حکومت تھی؟
۷) ولیم شیکسپیئر نے کُل کتنے ڈرامے لکھے ہیں؟
۸) ولیم شیکسپیئر کے ڈراموں کے موضوعات کیا ہیں؟

(ب): اِن سوالوں کے تین تا چار جملوں میں جواب لکھیے:

1) ولیم شیکسپیئر کون تھے اور کس لئے مشہور ہوئے؟
2) انگریزی زبان کی ترقی میں کن کن کا حصّہ رہا ہے؟
3) ولیم شیکسپیئر کی ادبی خدمات کو دنیا عزّت و احترام سے کیوں دیکھتی ہے؟
4) ولیم شیکسپیئر کا مقصد کیا تھا ؟
5) ولیم شیکسپیئر کے چند ڈراموں کے نام لکھیے؟

II (الف): جدول میں دیے گئے الفاظ سے ایک دوسرے کی واحد و جمع کی فہرست بنائیے:

شاعر	خواتین	ڈرامے	صدیاں	خدمت	اقدار
قدر	خاتون	خدمات	شعراء	صدی	ڈراما

(ب): جدول میں دیے گئے الفاظ میں سے ایک دوسرے کی ضد تلاش کیجئے:

اونچ	نیک	طربیہ	غیراختیاری	افتتاح	لازوال	فانی	ابتداء
اِنتہا	نیچ	اختیاری	لافانی	بد	اختتام	المیہ	زوال

(ج): جدول میں دیے گئے الفاظ سے مذکر اور مونث علاحدہ کرکے فہرست بنائیے:

آغاز	زبان	موضوع	بدی	المیہ	غم	دماغ	شب	الفت	واقعہ

©KTBS Not to be republished

(د): ''الف'' اور ''ب'' میں جوڑ لگائیے:

''الف''		''ب''	
۱)	انگریزی زبان کو یہ ترقی	a)	ملکہ ایلزبیتھ کی حکومت تھی
۲)	ولیم شیکسپیئر کی ادبی خدمات کو	b)	رومی، یونانی، اور لاطینی زبانیں سیکھیں
۳)	اس مدرسہ میں انہوں نے	c)	37 ڈرامے لکھے
۴)	اُن دنوں انگلستان میں	d)	سال دو سال میں حاصل نہیں ہوئی
۵)	ولیم شیکسپیئر نے کُل	e)	دنیا آج بھی عزّت و احترام سے دیکھتی ہے

III (الف): غیر متعلق لفظ علاحدہ کیجئے:

(جواب)

مثال :	چمن،	پھول،	پودا،	مدرسہ	مدرسہ
۱)	حسد،	الفت،	محبت،	پیار	....
۲)	کاغذ،	قلم،	بنگلورو،	دوات	....
۳)	کہانی،	افسانہ،	ڈرامہ،	نظم	....
۴)	اُردو،	ہندی،	انگریز،	کنڑا	....
۵)	چنئی،	حیدرآباد،	امریکہ،	بنگلورو	....

(ب): مِثال کے مطابق مناسب الفاظ سے خانہ پُری کیجئے:

مثال =	خوشی	:	غم	::	ابتداء	: انتہا
۱)	انجام	:	....	::	فانی	: لافانی
۲)	محبت	:	نفرت	::	بلندی	: ....
۳)	زوال	:	....	::	نیکی	: بدی
۴)	....	:	بد	::	طربیہ	: المیہ
۵)	شروع	:	آخر	::	شر	: ....

©KTBS Not to be republished

(ج): اِن الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجئے:

ابتداء، لافانی، بلندی، واقعہ، جذبہ، زبان، ڈرامہ، نیکی، شب، دل

(د): اِن الفاظ کی مدد سے ایک کہانی ترتیب دیجئے اور کہانی کا ایک مناسب عنوان لکھئے:

جنگل، جانور، شیر، عقلمند، خرگوش، پریشان، کُنواں،
جھانک، پانی، گہرا، چھلانگ، نجات، خوشی

IV (الف): انگریزی کے ان جملوں کا اُردو زبان میں ترجمہ کیجئے:

(1) Husna is a very intelligent girl.

(2) Tipu Sulthan was a brave Warrior.

(ب): اُردو کے ان جملوں کا کنڑا زبان میں ترجمہ کیجئے:

۱) ہندوستان ایک وسیع ملک ہے۔

۲) ہمارے والدین ہمارا بہت زیادہ خیال رکھتے ہیں۔

(ج): مِثال کے مطابق نیچے دیے گئے الفاظ کی مدد سے معمہ حل کیجئے:

ش	ے	ک	س	پ	ی	ے	ر
ا	ع	و	ض	و	م	ل	ق
ن	ر	ا	ز	ا	ر	ے	ل
گ	ج	و	ل	ی	ے	ٹ	و
ر	ز	تھ	م	م	ا	ل	پ
ے	د	ا	د	ی	ی	م	ط
ز	ع	ل	م	د	و	ے	ر
ی	ن	و	ٹ	ن	ا	ھ	ہ

مِثال = ندیم، دادی

(۱)عالمی (۲)نماز (۳)موضوع
(۴)راز (۵)ہیملٹ (۶)رومیو
(۷)جولیٹ (۸)قلوپطرہ (۹)سورگ
(۱۰)میر (۱۱)ریل (۱۲)اٹل
(۱۳)امر (۱۴)انٹونی (۱۵)علم
(۱۶)انگریزی (۱۷)تھال (۱۸)قلم
(19)للّی (20)روس (21)شیکسپیئر

©KTBS Not to be republished

قواعد

بناوٹ کے لحاظ سے اسم کی قسمیں

بناوٹ کے لحاظ سے اسم کی تین قسمیں ہیں: (1) جامد (2) مصدر (3) مشتق

(1) جامد = وہ اسم ہے جو خود تو کسی کلمہ سے نہ بنا ہو مگر اس سے کوئی کلمہ بنے۔

جیسے:- دریا، درخت، ٹوپی وغیرہ

(2) مصدر = وہ اسم ہے جو خود تو کسی کلمہ سے نہ بنا ہو مگر اس سے دوسرے کلمے بنیں۔

جیسے:- آنا، جانا، لانا وغیرہ

(3) مشتق = وہ اسم جو مصدر سے بنا ہو جیسے لفظ بننا سے بنانے والا، کھانا سے کھانے والا، بنایا ہوا، کھایا ہوا وغیرہ

مصدر اور اسم میں فرق : مصدر، انسانوں، جانوروں، یا چیزوں کی حرکت یا فعل یا کام کا نام ہوتا ہے۔

جیسے:- گھومنا، چلنا، پھرنا، دوڑنا۔

ضمنی مضمون: **مضمون پڑھیے اور نیچے پوچھے گئے سوالوں کے جواب لکھیے۔**

سُلیمان خَطیب

پیارے بچّو! آپ نے غور کیا ہوگا کہ ہم مادری زبان کی حیثیت سے گھر پر جو زبان استعمال کرتے ہیں اس میں اور مدرسہ پر کتابوں میں پڑھائی جانے والی اردو زبان میں بہت زیادہ فرق ہوتا ہے۔ جو زبان ہم گھر پر اور اپنوں کے ساتھ استعمال کرتے ہیں وہ عام بول چال کی زبان ہوتی ہے۔ اس زبان کو روزمرّہ کی زبان کہتے ہیں۔ ہماری روزمرہ کی زبان دراصل دکنی زبان ہے۔ جنوبی ہندوستان میں دکنی زبان کو کافی مقبولیت حاصل ہے۔ دکنی زبان کا ادب بہت وسیع ہے۔ دکنی ادب کی اپنی تاریخ ہے۔

دکنی زبان میں بھی بہت سارے ادیبوں اور شاعروں نے مضامین اور شاعری کے ذریعہ اپنے خیالات کا باقاعدہ اظہار کیا ہے۔ چند ایک شعراء نے دہقانی (دیہاتی) لب ولہجہ استعمال کرتے ہوئے اس میں زیادہ لطف پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ سلیمان خطیب کا نام ان شعراء میں سرفہرست آتا ہے۔

©KTBS Not to be republished

سلیمان خطیب نے روزمرّہ کی عام بول چال کی زبان میں وہ قیمتی اور خوبصورت ہیرے موتی بکھیرے ہیں کہ سمیٹتے سمیٹتے ہم تھک جائیں گے مگر ہیرے اور موتی ختم نہیں ہوں گے۔

سلیمان خطیب ضلع بیدر کے تعلق ہمناباد کے ایک چھوٹے سے قصبے چٹگوپہ 16 دسمبر 1922 کو پیدا ہوئے۔ سلیمان خطیب کا اصل نام محمدؐ سلیمان اور خاندانی نام خطیب تھا۔ خاندانی نام کو انہوں نے تخلّص بنالیا۔ سلیمان خطیب ابھی صرف چھ ماہ کے تھے کہ ان کی والدہ کا انتقال ہوگیا اور دس ماہ بعد والد جناب محمد صادق خطیب کا سایہ بھی سر سے اُٹھ گیا۔

سلیمان خطیب کا بچپن انتہائی تکلیف سے گذرا۔ دس برس کی عمر تک انہوں نے اسکول کا منہ نہ دیکھا۔ بڑے بھائی وزیرالدین انہیں رائچور لے آئے جہاں ان کی ابتدائی تعلیم ہوئی۔ ہائی اسکول کی تعلیم میٹرک میں حاصل کی۔ جامعہ نظامیہ حیدرآباد سے منشی فاضل کا امتحان پاس کیا اور 1941 میں گلبرگہ واٹر ورکس میں بطور میکانیکل فورمین تقرر ہوا۔ 1977 میں ملازمت سے سبکدوش ہوئے۔

سلیمان خطیب کو لڑکپن ہی سے شعروادب سے خاص لگاؤ رہا۔ دکنی اردو شاعری کو اظہار خیال کا ذریعہ بنایا۔ 60 کی دہائی سے ان کی شہرت ومقبولیت کا آغاز ہوا۔ سلیمان خطیب نے اپنی نظموں میں معاشرے کے انتہائی حساس مسائل کو اپنا موضوع بنایا ہے۔ انہوں نے معاشرے میں پائی جانے والی خامیوں اور کمزوریوں کی باقاعدہ نشاندہی کی ہے۔ ان کے مجموعہ کلام ''کیوڑے کا بن'' میں شامل اکثر نظمیں جیسے ساس بہو، روٹی، سانپ، پہلی تاریخ، الیکشن کا موسم، چپے، اٹھائیس تاریخ، چھورا چھوری اس کی بہترین مثال ہیں۔ اِن کے مجموعۂ کلام ''کیوڑے کا بن'' کو بین الاقوامی شہرت حاصل ہے۔

سلیمان خطیب کی شعری خدمات کے اعتراف میں کئی معتبر اُردو انجمنوں، تنظیموں اور اداروں نے انہیں اعزازات وانعامات سے نوازا اور 1974 میں حکومت کرناٹک نے انہیں ریاست کرناٹک کا اعلیٰ ترین اعزاز راجیہ اتسوا ایوارڈ تفویض کیا۔ سلیمان خطیب نے 22 اکتوبر 1978 کو وفات پائی۔

سوالات:

۱) گھر پر استعمال ہونے والی اور مدرسہ والی زبان میں کیا فرق ہے؟

۲) سلیمان خطیب کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

۳) سلیمان خطیب کے مجموعہ کلام کا کیا نام ہے؟

۴) سلیمان خطیب کو حکومت کرناٹک نے کس اعزاز سے نوازا ہے؟

☆☆☆

©KTBS Not to be republished

سبق
19

آدمی

اکائی
X

اِشارے:

اللہ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر بھیجا ہے۔ انسان کو دراصل اللہ کا نائب قرار دیا گیا ہے۔ انسانوں سے ہی معاشرہ بنتا ہے، تہذیبیں جنم لیتی اور تمدنیں فروغ پاتی ہیں۔ دنیا کی یہ رنگینی، خوبصورتی، دلکشی و چہل پہل انسان ہی کے دم سے ہیں۔ اگر انسان نہ ہوتو یہ دنیا ایک ویرانہ لگے۔ انسانیت کا معیار، انسان کے اعمال و اخلاق پر ہی مبنی ہوتا ہے۔

انسان ہی نیک کام کرتا اور برائیوں کی پرورش بھی کرتا ہے۔ زیرِ مطالعہ نظم میں آدمی کے رُوپ میں انسان کے مختلف چہروں کا جائزہ لیا گیا ہے۔

دنیا میں بادشاہ ہے ، سو ہے وہ بھی آدمی
اور مفلس و گدا ہے ، سو ہے وہ بھی آدمی
زردار بے نوا ہے ، سو ہے وہ بھی آدمی
نعمت جو کھا رہا ہے ، سو ہے وہ بھی آدمی
ٹکڑے چبا رہا ہے ، سو ہے وہ بھی آدمی

© KTBS Not to be republished

مسجد بھی آدمی نے بنائی ہے یاں میاں
بنتے ہیں آدمی ہی اِمام اور خطبہ خواں
پڑھتے ہیں آدمی ہی قرآں اور نماز یاں
اور آدمی ہی اُن کی چُراتے ہیں جُوتیاں
جو اُن کو تاڑتا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

ہاں آدمی پہ جان کے وارے ہے آدمی
اور آدمی ہی تیغ سے مارے ہے آدمی
پگڑی بھی آدمی کی اُتارے ہے آدمی
چلّا کے آدمی کو پُکارے ہے آدمی!
اور سُن کے دوڑتا ہے، سو وہ بھی آدمی

نظیر اکبر آبادی

الفاظ ومعنی:

نعمت = مال ودولت
گدا = بھکاری
زردار = مال دار، دولت مند
تاڑنا = سمجھ جانا
تیغ = تلوار
مفلس = غریب

©KTBS Not to be republished

خطبہ خواں = وعظ کرنے والا

بےنوا = لاچار، بے کس

مُحاورہ :

پگڑی اُتارنا = بے عزّت کرنا

معنوی فرق پہچانئے:

اَثر	=	تاثیر	عَصر	=	زمانہ، دن کا آخری حصہّ
اَرب	=	سوکروڑ	عرب	=	ملک کا نام
اَرض	=	زمین	عرض	=	گذارش
پارا	=	سیماب	پارہ	=	ٹکڑا
حال	=	کیفیت	ہال	=	بڑا کمرہ
چین	=	راحت	چین	=	ملک کا نام
عالم	=	دنیا	عالم	=	حالت، کیفیت
علم	=	جھنڈا	اَلم	=	غم
نظیر	=	مثال	نذیر	=	ڈرانے والا

I **(الف):ان سوالوں کے ایک یا دو جملوں میں جواب لکھئے۔**

۱) آدمی کس کی لکھی ہوئی نظم ہے؟

۲) دُنیا میں بادشاہ کون ہے؟

۳) آدمی کی پگڑی کون اتارتا ہے؟ اور کیوں؟

۴) مسجد میں کیا کیا ہوتا ہے؟

©KTBS Not to be republished

(ب): اِس نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھئے:

II (الف): جدول میں دئے گئے الفاظ سے ایک دوسرے کی واحد اور جمع پہچان کر لکھئے:

اموال	حالات	حال	ائمہ	اعلان	اغیار	حدیث	جوتیاں
اعلانات	حالت	غیر	مال	احادیث	امام	جوتی	احوال

(ب): جدول میں دئے گئے الفاظ میں سے مذکر و مونث علاحدہ کیجئے:

امام	قرآن	آدمی	اعلان	حدیث	وطن	جوتا	قسم	حال	مرض

(ج): مناسب لفظ سے خانہ پری کیجئے:

۱) نعمت جو..............رہا ہے سو ہے وہ بھی آدمی (لا، کھا)

۲) ٹکڑے..............رہا ہے سو ہے وہ بھی آدمی (چبا، کتر)

۳) بنتے ہیں آدمی ہی...............اور خطبہ خواں (امام، موذن)

۴) چلّا کے آدمی کو.............ہے آدمی (بھگائے، پکارے)

۵) اور آدمی ہی............سے مارے ہے آدمی (خنجر، تیغ)

۶) اور سُن کے..............ہے، سو وہ بھی آدمی (دوڑتا، سوتا)

©KTBS Not to be republished

III (الف): مناسب ترتیب سے مصرعے درست کیجئے۔

۱) آدمی بادشاہ سو ہے دنیا میں بھی وہ
۲) ہاں قرآں ہیں پڑھتے اور نماز آدمی ہی
۳) اور وہ اُن کی جوتیاں چراتے ہیں آدمی
۴) آدمی اور مارے ہیں آدمی تیغ سے ہی
۵) آدمی سن کے اور دوڑتا ہے سو وہ بھی

(ب): قوسین میں سے مناسب لفظ چُن کر خانہ پُری کیجئے۔

۱) کمال پر اپنے والدین کی نصیحت کا کوئی..................نہیں ہوا۔ (عصر، اثر)
۲) ہندوستان کی آبادی سوا......................تک پہنچ گئی ہے۔ (اَرب، عرب)
۳) ....ہے کہ آپ ہمیں تعلیمی سیر پر جانے کی اجازت دیں۔ (عرض، ارض)
۴) اپنوں ہی کی لاپرواہی سے مریض کا بہت بُرا..............ہے۔ (حال، ہال)
۵) چند وزراء نے حکومت کے خلاف............بغاوت بلند کر دیا۔ (الم، علم)
۶) ان کی..............................ہمیشہ کانوں میں گونجتی رہے گی۔ (سدا، صدا)

(ج): مثال کے مطابق غیر متعلق لفظ علاحدہ کیجئے۔ (جواب)

مثال = بیل، گائے، شیر، بھینس — شیر

۱) کھچڑی، اِڈلی، سالن، پُلاؤ ....
۲) صحرا، باغ، چمن، گلشن ....
۳) کتاب، مدرسہ، بینک، قلم ....
۴) تاج محل، پنچ محل، لال قلعہ، لال باغ ....
۵) ریل، بس، راکٹ، کار ....

©KTBS Not to be republished

(IV) (الف): ان الفاظ کو الٹ کر لکھئے اور اپنے جملوں میں استعمال کیجئے:

حور، درم، راہ، مادام، مور

(ب): مثال کے مطابق دائرے میں لکھے لفظ 'ہم' کا استعمال کرتے ہوئے مرکب الفاظ بنائیے:

مثال= ہم +درد = ہمدرد

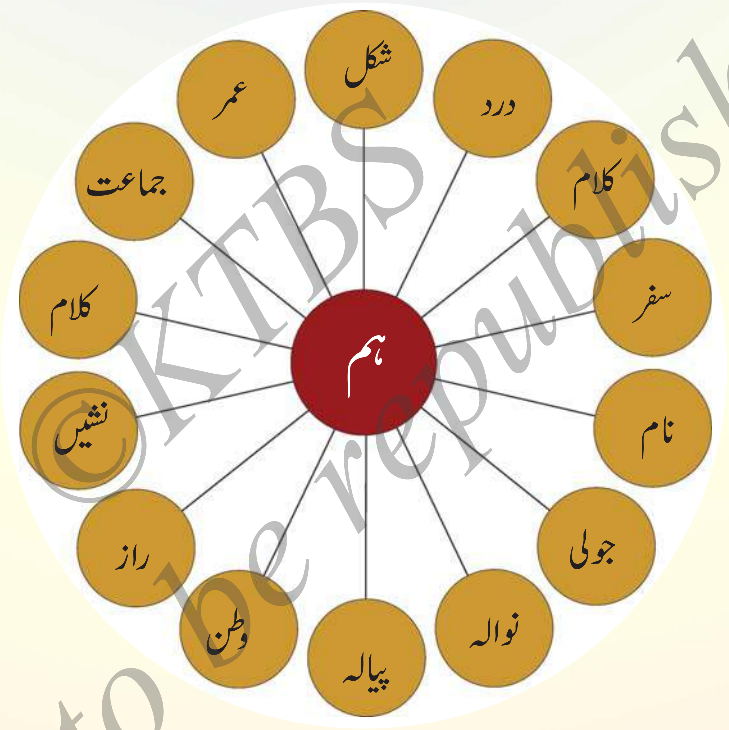

(ج): ان حروف کی مدد سے زیادہ سے زیادہ الفاظ بنائیے۔

ارجمند　　　　احسان مندی

۱) ا + ر + ج + م + ن + د =

۲) ا+ح+س+ا+ن+م+ن+د+ی =

©KTBS Not to be republished

(د): مثال کے مطابق جدول میں دئے گئے حروف کی مدد سے معمہ حل کیجئے:

مثال = مقتل، قلم

م	ل	ح	م	ج	ا	ت	ا
م	ش	ے	ط	ل	ل	د	ک
ت	ا	ا	ا	ت	ق	ر	ب
ا	ہ	ن	ق	و	ش	ا	ر
ز	ج	م	ن	ہ	ر	گ	آ
م	ہ	ش	ت	ے	م	د	ب
ح	ا	ے	س	ا	م	ی	ا
ل	ل	ن	ر	ی	ظ	ن	د

(۱)اکبرآباد (۲) آگرہ (۳) نظیر (۴)ممتازمحل (۵)شاہ جہاں

(۶)انجم (۷)جمنا (۸)شال (۹)سامی (۱۰)اُمید

(۱۱)تہمت (۱۲)سیراب (۱۳)ردا (۱۴)سَیاح (۱۵)حیان

(۱۶)طیش (۱۷)یمن (۱۸)برق (۱۹)نقوش (۲۰)ادب

(۲۱)گشت (۲۲)نام (۲۳)آدمی (۲۴)قاش

(ھ): ان جملوں کا اردو زبان میں ترجمہ کیجئے:

(1) There will be holiday tomorrow to our School.

(2) My parents have gone to Jaipur on tour.

(3) Our School is the best school in Karnataka.

(4) we have to work hard to get good marks in Exams.

©KTBS Not to be republished

ضمنی مواد:

نظم پڑھیے اور نیچے پوچھے گئے سوالوں کے جواب لکھیے۔ ایک مناسب عنوان تجویز کیجیے:

میں انسانوں کے جیسا ہوں
ہے لوہے کا بدن میرا
بنائے آدمی مجھ کو
مگر وہ جو نہ کر پائے
دیئے کے جن کے جیسا ہوں
تھکاوٹ ہو کہاں مجھ کو
مجھے جو حکم تم دو گے
ہو کیسی چیز بھی وزنی
بگاڑے کیا مرا آندھی
نہ مجھ کو چوٹ آئے گی
نہ مجھ کو نیند آتی ہے
غرض جو کام ہے مُشکل

میں فرزانوں کے جیسا ہوں
بہت مضبوط تن میرا
سِکھائے آدمی مجھ کو
مرے ہاتھوں سے کروائے
کروں ہر کام ایسا ہوں
رُکاوٹ ہو کہاں مجھ کو
بجا لاؤں اُسے فوراً
اٹھا لاؤں اُسے فوراً
بگولوں سے گزرتا ہوں
بلا کوئی نہ کھائے گی
نہ میں آرام کرتا ہوں
اُسے میں کر گزرتا ہوں

حیدر بیابانی

سوالات:

۱) بتاؤ میں کس کے جیسا ہوں؟
۲) میرا بدن کس سے بنا ہے؟
۳) دیئے کا جن کون ہے؟
۴) بتاؤ میں کون ہوں؟

☆☆☆

©KTBS Not to be republished

اکائی
X

سبق
20

قومی کھیل

©KTBS Not to be republished

اِشارے:

کسی بھی قسم کی ترقی کے لئے انسان کا تندرست اور صحت مند ہونا انتہائی ضروری ہے۔ تندرستی ہی کی وجہ سے انسان زندگی کا لُطف اٹھاتا ہے۔ صحت مند رہنے کے لئے انسان کو چند اُصولوں پر قائم رہنا پڑتا ہے۔ کھیل کود بھی ان ہی چند اہم اصولوں کا ایک حصّہ ہیں۔ دورِ حاضر میں ساری دنیا نے کھیل کود کی اہمیت کو تسلیم کر لیا ہے۔ کھیل کود کو تعلیم ہی کا ایک حصّہ قرار دیا جا رہا ہے۔ حکومت ہند کی جانب سے بھی کھیل کود کو فروغ دینے کے لئے کئی اقدام کئے جا رہے ہیں۔ مختلف حکومتوں کی جانب سے تعلقہ سطح سے لے کر قومی و بین الاقوامی سطح تک کھیلوں کا انعقاد ہوتا ہے۔ کھیل کود کو فروغ دینے کے ذریعہ گویا حکومت جسمانی ورزش کو فروغ دینا چاہتی ہے جو صحت کے لئے لازمی ہے۔ دراصل تندرست دماغ کے لئے تندرست جسم کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

قدر صحت مریض سے پوچھو ۔ تندرستی ہزار نعمت ہے

زیرِ مطالعہ مضمون میں قومی سطح پر ہونے والے کھیلوں کا جائزہ لیا گیا ہے۔

ہندوستان میں قومی کھیلوں کی ابتدا آزادی سے پہلے 1924 میں لاہور میں ہوئی ۔ اُس وقت اُن کھیلوں کو ہندوستان اولمپک کھیلوں کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ اُن کھیلوں کے بانی ڈی ۔ جی ۔ سوندھی تھے ۔ جو آگے چل کر پنجاب اولمپک اسوسی ایشن کے بانی سکریٹری بن گئے ۔

قومی کھیل ہر دو سال میں ایک مرتبہ کھیلے جاتے ہیں ۔ 1940 تک کھیلے گئے کھیلوں کو ہندوستانی اولمپک کھیل کہا گیا ۔ اسی سال ممبئی میں منعقد کھیلوں کو قومی کھیلوں کا نام دیا گیا ۔ ایک عرصہ تک قومی کھیلوں میں بنیادی کھیلوں کو ہی شامل کیا گیا ۔ مگر جدید قومی کھیل اولمپک کھیلوں کے طرز پر پہلی بار 1985 نئی دہلی میں کھیلے گئے ۔

2002 میں حیدرآباد میں منعقد قومی کھیلوں کے بعد گوہاٹی شہر کو قومی کھیلوں کی میزبانی کرنے کے لئے پانچ سال کا عرصہ لگا ۔ انڈین اولمپک اسوسی ایشن کھیلوں کے قانون ، مُدّت اور نظام الاوقات تیار کرتی ہے ۔

قومی کھیلوں میں انفرادی اور اجتماعی دونوں قسم کے کھیل کھیلے جاتے ہیں ۔ کسی واحد کھلاڑی کا کسی دوسرے کھلاڑی کے مقابل میں کھیلے جانے والا کھیل انفرادی کھیل کہلاتا ہے ۔ انگریزی میں اس کھیل کو Individual event کہتے ہیں ۔ کُشتی ، تیراکی ، گولف ، شوٹنگ ، (نشانہ بازی) ، ڈسک تھرو ، شاٹ پٹ تھرو ، لانگ جمپ ، ہائی جمپ اور مختلف دوڑ اِنفرادی کھیل ہیں ۔

دو یا دو سے زیادہ کھلاڑی گروہ کا دوسرے گروہ کے مقابل میں کھیلا جانے والا کھیل اجتماعی کھیل کہلاتا ہے ۔ انگریزی میں اس کھیل کو Group event کہتے ہیں ۔ کبّڈی ، ہاکی ، پولو ، کھوکھو ، فٹ بال ، کرکٹ ، باسکٹ بال ، بال بیڈمنٹن اجتماعی کھیل ہیں ۔

ایسے کھیل جو چاردیواری کے اندر کھیلے جاتے ہیں درونِ خانہ کھیل Indoor Games کہلاتے ہیں ۔ جیسے کراٹے ، شطرنج ، اسنوکر ، ٹیبل ٹینس ، جوڈو ، باکسنگ ، بال بیڈمنٹن وغیرہ اور ایسے کھیل جو کُھلے میدان میں کھیلے جاتے ہیں بیرون خانہ Outdoor Games کہلاتے ہیں ۔ جیسے کرکٹ ، ہاکی ، فٹ بال ، والی بال ، ٹینس وغیرہ ۔

©KTBS Not to be republished

1985 میں نئی دہلی، 1987 میں کیرلا، 1994 میں پونے، 1997 میں بنگلورو، 1999 میں منی پور، 2002 میں حیدرآباد اور 2007 میں گوہاٹی میں قومی کھیل منعقد ہوئے۔ چھ مرتبہ ملتوی ہونے کے بعد 34 ویں قومی کھیل آخرکار 12 فروری 2011 کو نئی دہلی میں کھیلے گئے۔

36 ویں قومی کھیل گوا اور 37 ویں قومی کھیل چھتیس گڑھ میں کھیلے جانے کی اُمید ہے۔

الفاظ و معنی:

قومی = مُلک یا مِلّت سے تعلق رکھنے والا

بانی = شروعات کرنے والا

صدر = میرِ مجلس، اعلیٰ

منعقد = مقرر کرنا، منانا

جدید = بالکل نیا

طرز = طریقہ، انداز

میزبانی = مہمان کی خدمت کرنا، مہمان نوازی

انفرادی = شخصی، کسی فرد سے تعلق رکھنے والا

اجتماعی = گروہی، مجموعی

نظام الاوقات = پروگرام کی ترتیب، ٹائم ٹیبل

مقابل = سامنے والا

گروہ = جماعت، مجمع

اسوسی ایشن = انجمن

اولمپک = یونان کے ایک میدان اولمپیا سے منسوب جہاں پر ہر چوتھے سال یونانیوں کے ادبی و ثقافتی اور ورزشی مقابلے ہوا کرتے ہیں۔

©KTBS Not to be republished

I (الف): ان سوالوں کے جواب ایک جملے میں لکھئے:

۱) قومی کھیلوں کی ابتدا کب اور کہاں ہوئی ؟

۲) قومی کھیلوں کو پہلے کس نام سے یاد کیا جاتا تھا؟

۳) ہندوستانی اولمپک کھیلوں کے بانی کون تھے؟

۴) بنگلور میں قومی کھیل کب کھیلے گئے ؟

۵) 34ویں قومی کھیل کب اور کہاں کھیلے گئے؟

٦) قومی کھیلوں کا نظام الاوقات کون تیار کرتے ہیں؟

(ب): اِن سوالوں کے جواب تین تا چار جملوں میں لکھئے:

۱) قومی کھیلوں میں کھیلے جانے والے مختلف کھیل کونسے ہیں ؟

۲) انفرادی اور اجتماعی کھیلوں کی تعریف کیجئے۔مثال دیجئے؟

۳) درون خانہ وبیرون خانہ کھیلوں کا فرق بتایئے اور مثالیں دیجئے ؟

۴) مختلف قومی کھیل کب اور کہاں کھیلے گئے ؟

II (الف): جدول میں دیے گئے الفاظ میں سے ایک دوسرے کی واحد اور جمع پہچان کر لکھئے:

مُدت	سواریاں	عرصہ	اقوام	درجہ	علامتیں	کھیل	مراتب
سواری	قوم	کھیلوں	مرتبہ	مُدتوں	درجات	عرصے	علامت

(ب): جدول میں سے ایک دوسرے کی ضد پہچان کر لکھئے:

انفرادی	واحد	تخریب	لائق	مریض	بوڑھا	صحت مند	دشمنی	بیرون
بیمار	درون	جوان	اجتماعی	تعمیر	دوستی	جمع	نالائق	حکیم

©KTBS Not to be republished

(ج): جدول میں دیئے گئے کھیلوں میں سے درونِ خانہ اور بیرون خانہ کھیلوں کی نشاندہی کیجئے:

والی بال	ٹیبل ٹینس	کرکٹ	کبڈّی	بیڈمنٹن	فٹبال	ہاکی	کراٹے	شطرنج	چوسر	اسنوکر	کھوکھو	پولو	سانپ سیڑھی
گولف	نشانہ بازی	باکسنگ	تیراکی	جوائیس	شاٹ پٹ	رسّہ کشی	ڈسکس تھرو	دوڑ	کیرم	جوڈو	تھروبال	آنکھ مچولی	چور پولیس

(د): جدول میں دیئے گئے کھیلوں میں سے اِنفرادی واجتماعی کھیلوں کو علاحدہ کیجئے:

ہائی جمپ	بیڈمنٹن	کُشتی	گولف	شوٹنگ	کیرم	شطرنج	فٹبال	ٹینس	جوڈو	پولو	رسّہ کشی	کبڈّی	کُشتی
باسکٹ بال	دوڑ	لانگ جمپ	والی بال	کراٹے	کھوکھو	چوسر	سانپ سیڑھی	آنکھ مچولی	تیراکی	چور پولیس	شاٹ پٹ	تھروبال	اسنوکر

(ھ): ان اردو جملوں کا انگریزی زبان میں ترجمہ کیجئے:

۱) ہماری پرورش کے لئے ہمارے والدین بہت محنت کرتے ہیں۔

۲) امتحان میں کامیابی حاصل کرنا ہوتو بہت محنت کرنی پڑتی ہے۔

III (الف): خانہ پُری کیجئے:

۱) قومی کھیل..........................سال میں ایک مرتبہ کھیلے جاتے ہیں۔

۲) 1940 ممبئی میں منعقد کھیلوں کو.............................کا نام دیا گیا۔

۳) جدید قومی کھیل..................طرز پر پہلی مرتبہ 1985 میں کھیلے گئے۔

۴) ایسے کھیل جو میدان میں کھیلے جاتے ہیں...................کہلاتے ہیں۔

۵) چار دیواری کے اندر کھیلے جانے والے کھیل.............کہلاتے ہیں۔

©KTBS Not to be republished

(ب): غیر متعلقہ لفظ علاحدہ کیجیے:

۱) دہلی، حیدرآباد، بنگلورو، لاہور
۲) کُشتی، ہاکی، شوٹنگ، ہائی جمپ
۳) کرکٹ، فٹ بال، والی بال، ڈسک تھرو
۴) ٹینس، کھوکھو، کرکٹ، 100 میٹر دوڑ
۵) اِسنوکر، جوڈو، گولف، شطرنج

(د): مثال کے مطابق خانوں میں دیے گئے حروف میں پوشیدہ مندرجہ ذیل الفاظ کی نشاندہی کیجیے:

مثال = کرکٹ

ج	ب	د	ل	ی	ت	ش	ک
و	ل	و	پ	ط	ع	ر	ب
ڈ	ز	ڑ	ت	ف	ک	ک	ڈ
و	س	ن	ے	ٹ	ر	و	ی
ش	یے	ٹ	ر	ب	ا	ن	گ
ث	چ	ق	ا	ا	ٹ	س	و
م	ر	ے	ک	ل	ے	ا	ل
د	ا	ن	ی	ک	ا	ہ	ف

کرکٹ، تیراکی، ٹاس، کشتی، کبڈّی، دوڑ، وزن، گولف، پولو،
رنز، ہاکی، جوڈو، اسنوکر، چیس، کراٹے، کیرم، فٹ بال، سٹال

©KTBS Not to be republished

IV (الف): قوسین میں دئے گئے اسماء میں سے مناسب اسم کے استعمال سے خانہ پُری کیجئے:

{ پرندے، آنکھ، چڑیا، لڑکا، سورج، پانی، احمد، بنگلورو، لڑکے، اِملی، پھل، کُتّا }

مثال:۔ لڑکے کھیل رہے ہیں۔

١) .... پڑھ رہا ہے۔ ٢) .... سو رہی ہے۔

٣) .... بہتا ہے۔ ٤) .... چمکتا ہے۔

٥) .... میرا دوست ہے۔ ٦) ....خوبصورت شہر ہے۔

٧) .... اڑتے ہیں۔ ٨) .... سے دیکھتے ہیں۔

٩) .... چوں چوں کرتی ہے۔ ١٠) .... میٹھا ہے۔

١١) .... کھٹّی ہے۔ ١٢) .... بھونکتا ہے۔

(ب): مِثال کے مطابق جدول میں دئے گئے الفاظ کی مدد سے زیادہ سے زیادہ جملے بنائیے:

مثال : ناصر پڑھ رہا ہے۔

رضیہ نیک لڑکی ہے۔

ناصر اکبر رضیہ	پڑھ اچھا لڑکا کھیل رحم دل نیک لڑکی	ہے رہی ہے رہا ہے رہی تھی رہا تھا تھی

©KTBS Not to be republished

(ج): ان انگریزی جملوں کا اردو زبان میں ترجمہ کیجئے:

(1) Brindavan Garden is built on the site of Krishna Raja Sagara dam in Mysore.

(2) Thalakaveri is the birth place of River Kaveri

(3) Republic day is our National Festival.

(4) Rose is a beautiful flower.

(د): ان جملوں کا ترجمہ اردو زبان میں کیجئے:

(1) ಟಿಪ್ಪು ಸುಲ್ತಾನ್‌ರವರಿಗೆ ಮೈಸೂರಿನ ಹುಲಿಯೆಂದು ಕರೆಯುತ್ತಾರೆ.

(2) ನಮ್ಮ ಶಾಲಾ ವನ ತುಂಬ ಸುಂದರವಾಗಿದೆ.

©KTBS Not to be republished

قواعد

مفرد لفظ = وہ کلمہ جو ایک لفظ پر مشتمل ہو۔ جیسے: خواہش، آرزو، جادو

مرکب لفظ = وہ کلمہ جو دو یا دو سے زیادہ سے زیادہ لفظوں پر مشتمل ہو۔

جیسے: خوشگوار، پان دان، خوش قسمت وغیرہ۔

سابقے = وہ علامتیں، حروف یا الفاظ جو کسی دوسرے مفرد لفظ یا کلمے کے پہلے آ کر ایک نیا لفظ بنا لیتے ہیں۔

جیسے: بے + زبان = بے زبان   ان + پڑھ = ان پڑھ

بے + باک = بے باک   خوش + گوار = خوشگوار وغیرہ۔

لاحقے = وہ علامتیں، حروف یا الفاظ جو کسی لفظ یا کلمہ کے بعد آ کر ایک نیا لفظ بناتے ہیں۔

جیسے: قلم دان = قلم + دان   قدردان = قدر + دان

دولت کدہ = دولت + کدہ   عشرت کدہ = عشرت + کدہ

مددگار = مدد + گار   خدمت گار = خدمت + گار

ضمنی مضمون:

مضمون پڑھئے اور نیچے پوچھے گئے سوالوں کے جواب لکھئے۔ ایک مناسب عنوان تجویز کیجئے۔

کہتے ہیں ایک بادشاہ کے کئی بیٹے تھے۔ ان میں ایک کوتاہ قد اور معمولی شکل وصورت کا تھا۔ بادشاہ اپنے تمام شہزادوں کو چاہتا تھا مگر کم قد والے کو پسند نہیں کرتا تھا۔ کوتاہ قد شہزادہ اس بات کو محسوس کرتا تھا۔ بادشاہ سے کئی مرتبہ شہزادے نے اس بات کا ذکر بھی کیا۔ انسان کی شکل وصورت کی وجہ سے اس کو حقیر سمجھنا مناسب نہیں ہے۔ اللہ نے ہر انسان کو الگ الگ صلاحیتیں دی ہیں۔ انسان کی صلاحیت کو پہچاننا ضروری ہے۔ انسانی صلاحیت ہی اصلی جوہر ہے اور اصلی جوہر کی قدر ہونی چاہئے۔

©KTBS Not to be republished

شہزادے کی بات بادشاہ نے سنی اَن سنی کردی۔ وقت گزرتا گیا خدا کا کرنا یوں ہوا کہ پڑوسی ملک کے ایک بادشاہ نے ان کے ملک پر حملہ کردیا۔ دشمن کی فوج زیادہ تھی۔ عیش وعشرت کی زندگی گزارنے والے حسین وجمیل شہزادے میدان جنگ سے جان بچا کر بھاگ نکلے۔ جان کی بازی لگانا بہادروں کا کام ہوتا ہے۔ کوتاہ قد شہزادہ بہادر تھا۔ اس نے فوج کو اِکٹھّا کیا، تقریروں سے ان کے حوصلہ بڑھایا، میدان جنگ میں فوج کے ساتھ خود بھی دشمن سے لڑتا رہا۔ یہاں تک کہ دشمن کی فوج میدان چھوڑ کر بھاگنے پر مجبور ہوگئی۔ آخر کار فتح نصیب ہوئی۔

بادشاہ کی آنکھیں کھُلیں، بادشاہ کوتاہ قد بیٹے کی بہادری پر بہت خوش ہوا۔ اس نے اعلان کیا کہ میرا یہی بیٹا میرے بعد بادشاہ بنے گا اور میرے تخت وتاج کا وارث ہوگا۔ انسان کا اصلی جوہر اس کی صلاحیتیں ہیں۔ کسی کی بدصورتی نفرت کی وجہ نہ بنے۔

سوالات:

۱) بادشاہ کا سلوک اپنے بچّوں کے ساتھ کیسا تھا؟

۲) چھوٹے بیٹے نے بادشاہ سے کیا کہا؟

۳) چھوٹے لڑکے نے اپنے باپ کی کس طرح مدد کی؟

۴) اس مضمون سے ہمیں کیا سبق حاصل ہوتا ہے؟

☆☆☆

©KTBS Not to be republished

خزینۃ الفاظ

"آ"

آبرو

آسائش

آن بان

آفات

آمد آمد

الف

اجلاس

استحصال

اذان

ادب

ادباء

انفرادی

اجتماعی

اسوسی ایشن

اولمپک

ب

بےلوث

بےباک

بیداری

بہار

بھٹکتا

بےنوا

بانی

پ

پیامِ عمل

پیمانہ

پُھلانا

ت

تمنّا

توازن

تخلص

تخلیقات

تیراک

تشکیل

ترمیم

ٹ

\-

ث

\-

ج

جامہ

جدید

چ

چراغِ محبت

چارہ جوئی

چھپانا

ح

حبُ الوطنی

خ

خوگر

خاکسار

خاصیت

د

دانا

دھنی

دریافت

دیوپیکر

دھار

دوراندیش

دستورساز

دیگر

ڈ

ڈگمگانا

ذ

\-

ر

رہنما

رسالہ

رو

رجحان

روزمرّہ

ڑ

\-

©KTBS Not to be republished

ز
زردار
ژ
-
س
ساز وسامان
سوئمنگ پُول
سُہانا
ساڑنا
ش
شہکار
شاہانہ
شیردل
شہری
ص
صداقت
صحافی
صدیاں
ض
-
ط

طلب
طرزِحکومت
طربیات
طرز
ظ
-
ع
عظمت
عظیم
غ
-
ف
فقّہ
فہرست
فروغ
ق
قلب
قائد
قومی

ک
کُنیت
کارآمد
کثرت
کردار
گ
گدا
گروہ
ل
-
م
مترجم
مقرّر
مدّبر
مجاہد
مصلح
مؤخر
محتاج
منظر
منتخب
موزوں
مکالمہ

مُفلس
منعقد
مہربان
مقابل
ن
نڈر
نقاد
نشتر
نکھار
ناؤ
نامور
نعت
نظام الاوقات
و
وسیع
وسائل
واقعہ
ہ
-
ی
-
ے
-

©KTBS Not to be republished